بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید فضل الرحمن

فرہنگِ سیرت

آخری قسط

﴿الف﴾

آبِلُ الزَّیْتُ: شام کے قریب اردن میں ایک بستی۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے بعد اور اپنی وفات سے قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اور ان کو آبل الزیت پر پہنچ کر قیام کرنے کا حکم دیا۔

آبِلُ السُّوْق: شام کے نہایت سرسبز وشاداب مقام غُوطَۃ میں ایک بڑی بستی۔

آبِلُ القَمْح: دمشق کے علاقے میں ساحلِ سمندر اور دمشق کے درمیان ایک بستی۔

آفَاقِی: حدودِ میقات سے باہر کسی بھی ملک کا رہنے والا جیسے مدینے کے رہنے والے، پاکستان، ہندوستان، مصر اور شام وغیرہ کے رہنے والے وغیرہ۔

اَبَا صَیْفِی بن ھَاشِم: ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے کا نام۔

الاَبْرَق: ابن اعرابی کہتے ہیں کہ یہ رمل سے ملا ہوا ایک پہاڑ ہے۔

اَبْرَقُ العَزَّاف: بنی اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کا مشہور کنواں یہ بصرہ سے مدینے جانے والوں کے راستے میں

آتا ہے۔اس کے بعد بطن نخل آتا ہے، پھر الطرف آتا ہے، پھر مدینہ۔

الاَبْرَقَان: اَبْرَق کا تثنیہ ہے۔

اَبْرَھَہ بن الصَبَاح: حبشہ کا ایک سردار۔

اَبرِیْنُ: بحرین میں احساء کے برابر میں بنی سعد کی ایک بستی جہاں کثرت سے کھجور کے درخت اور میٹھے پانی کے چشمے تھے۔

اُبْلٰی: مدینے سے مکہ کے راستے میں غُرَیفطَان نامی وادی کے مقابل ایک پہاڑ ہے۔یہیں بئر معونہ نامی مشہور کنواں ہے۔یہ بنی سلیم کا علاقہ تھا اور ارحضیۃ اور قُرّانُ کے مابین واقع تھا۔

ابو جَھل: اس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔قریش میں بہت قوی اور بہادر تھا۔آخری دم تک اسلام کی خوب دل کھول کر مخالفت کی جنگ بدر میں واصلِ جہنم ہوا۔

ابو الحَرْث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کی کنیت۔

ابو داؤد: دیکھئے داؤد۔

ابو داؤد طیالسی: دیکھئے طیالسی۔

ابو رُھْم: حضرت میمونہ کے دوسرے شوہر کا نام۔پہلے شوہر کا نام مسعود بن عمرو تھا۔ان سے علیحدگی کے بعد ان کا دوسرا نکاح ابورُہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا۔اس کے انتقال کے بعد ے ہجری میں عمرۃ القضا کے موقع پر آپ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور مقامِ سرف میں نکاح ہوا۔

ابو طالب بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

ابو القَاسِم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت۔یہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم کے نام پر تھی۔

ابو کَبْشَہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی کنیت، اس کا نام سُلیم تھا اور ۱۳ھ میں انتقال ہوا۔

ابو کَرِش: یہ سعد بن العاص کا بیٹا تھا۔بدر کے دن سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق تھا۔آنکھوں کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔اس حال میں وہ صف سے نکلا اور پکار کر کہا میں ابو کرش ہوں۔حضرت زبیر اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور تاک کر اس کی آنکھ میں ایک چھوٹا نیزہ مارا جو پار ہوگیا اور ابوکرش فوراً ہی مرگیا۔حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ نیزہ اس کی آنکھ میں ایسا پیوست ہوا کہ جب میں نے اس کی لاش پر پیر رکھ کر پوری قوت سے اس کو کھینچا تو بڑی مشکل سے نکلا اور اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہوگئے تھے۔

ابو الوَلِید: قریش کا معزز سردار ابوالولید عتبہ بن ربیعہ۔ یہ شعر گوئی، کہانت، اور سحر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ قریش نے اسی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت، بادشاہت و سرداری، اور کسی کامل طبیب سے علاج کی پیش کش کی تھی مگر آپ نے یہ سب کچھ ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں برائی سے ڈراؤں اور بھلائی کی نصیحت کروں۔ میرا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اگر تم اس کو قبول کرو گے تو تمہیں دنیا و آخرت کی فلاح حاصل ہوگی اور اگر انکار کرو گے تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے حکم کا انتظار کروں گا۔

ابو لَهَب: دیکھئے لہب۔

ابو ایوب انصاری: دیکھئے ایوب انصاری۔

ابو یُسْر: ایک صحابی جنہوں نے جنگ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کیا تھا۔ یہ چھوٹے قد اور گٹھیلے بدن کے تھے اور حضرت عباس قد آور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو یسر سے دریافت فرمایا کہ تم نے عباس کو کیسے گرفتار کیا۔ ابو یسر نے کہا کہ ایک اور شخص نے میری مدد کی تھی جس کی ہیئت اس طرح کی تھی۔ میں نے اس شخص کو نہ تو پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری مدد ایک بزرگ فرشتے نے کی تھی۔

ابی عَفَک: یہ ایک بوڑھا یہودی تھا۔ اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر اکساتا تھا۔ شوال دو ہجری میں حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو واصل جہنم کیا۔

ابو اُمَیَّۃ بن مُغِیرَۃ: یہ کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت قریش کا سب سے معمر شخص تھا، جب حجر اسود کی تنصیب پر قریش میں سخت اختلاف پیدا ہوا اور لوگ باہم قتال پر آمادہ ہو گئے اور چار روز اسی طرح گزر گئے تو پانچویں روز اسی شخص نے یہ رائے دی تھی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے حرم میں آئے اسی کو ثالث بنا کر فیصلہ کرالو۔ سب نے اس سے اتفاق کیا۔ اگلے روز صبح کو لوگوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے حرم میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی سب نے کہا کہ یہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، یہ تو امین ہیں، ہم ان کی ثالثی پر راضی ہیں۔

الاَثْبِرَۃُ: یہ ثبیر کی جمع ہے۔ جیسے جریب کی جمع اجربہ ہے۔ مکہ میں بہت سے پہاڑ ہیں جن میں سے ہر ایک کو ثبیر کہا جاتا ہے۔

اَثَل: یہ درخت ہے جو طرفاء کے مشابہہ ہوتا ہے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اردو میں طرفاء کو جھاؤ کہتے ہیں، جو جھاڑی نما ہوتا ہے۔

اَثِیْـــر (ابـن): عزالدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری۔ ولادت ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ ہجری، وفات ۶۳۰ ہجری، عمر ۷۵ سال۔ ان کی دو کتابیں مشہور ہیں۔ ۱۔ الکامل فی التاریخ۔ یہ بارہ جلدوں میں ہے اور اس میں ۶۲ ہجری تک کے واقعات ہیں۔ ۲۔ اسد الغابہ۔ اس میں ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام کا حروف تہجی کی ترتیب سے تذکرہ ہے۔

الاَحْبَش: ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ اسفل مکہ میں ایک وادی کا نام ہے۔

اُحُد: مدینہ منورہ کا ایک پہاڑ جہاں ۳ ہجری میں غزوۂ احد ہوا۔ یہ مشرق سے مغرب کی سمت میں چھ کلومیٹر طویل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ۹ یا ۱۰ کلومیٹر طویل ہے۔ دور سے دیکھنے میں یہ کئی پہاڑوں کا مجموعہ لگتا ہے۔ مدینے اور احد کے درمیان تین یا چار میل کا فاصلہ ہے۔ اسی پہاڑ کے دامن میں وادیٔ قناۃ ہے۔

اِحْرَام: حاجی جب دو سفید چادریں پہن کر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس کا احرام بندھ جاتا ہے اور اس پر شرعی احکام کے مطابق بعض حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہننا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔

اَحْسَاء: اس پانی کو کہتے ہیں جو ریتیلی زمین سے پھوٹتا ہے۔

الاَحْسَاءُ: بحرین کا ایک مشہور و معروف شہر جسے ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید الـجَنَّابِی القرمطی نے آباد کیا تھا۔

الاَحْسِیَـۃُ: یمن کا ایک مقام۔ یہ جمع الجمع ہے یعنی یہ حَسَاء کی جمع ہے جس کے معنی قلیل پانی کے ہیں۔ اور حسا، حِسْیٌ کی جمع ہے۔

اَحْـمَسُ کا وفد: قیس بن غَـرْبَۃُ الاَحْمَسِیّ نے اپنے ۲۵۰ ساتھیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بھی حسب دستور زادِ راہ دیکر رخصت فرمایا۔

اَحْیَاءُ: یہ حَـــیٌّ کی جمع ہے۔ ثنیۃ المرۃ کے نشیب میں ایک چشمہ۔ بطن رابغ میں بھی اسی نام کا ایک چشمہ ہے اور رابغ جحفہ سے دس میل پر ہے۔

الاَخْـضَـرُ: تبوک اور وادی القریٰ کے درمیان تبوک کے نزدیک ایک منزل ہے رسول اللہ ﷺ نے

تبوک جاتے ہوئے یہاں قیام فرمایا تھا۔ یہاں ایک مسجد بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ بکری کہتے ہیں کہ تبوک سے چار مرحلوں پر ایک مقام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ تبوک کے علاقے میں ایک وادی ہے جہاں اسی نام کی بستی ہے۔

الارْ حَضِيَۃُ: مکہ اور مدینہ کے درمیان بئر معونہ اور ابلیٰ کے قریب ایک جگہ۔

اُرَيْش بن اِرَاش: قحطانیوں میں سے لَخم کا ایک بطن۔

الازْدُ: عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ جو قحطان کے الازد بن الغوث بن نَبت بن مالک بن کہلان کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ السراۃ میں رہتے تھے۔

اَزْد شَنُوْئَۃ: ان کی نسبت کعب بن الحارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن الازد کی طرف ہے۔ یہ لوگ جبل السراۃ میں رہتے تھے۔

اَزْد شَنُوْئَۃ کا وفد: اس وفد میں ۱۰ یا ۱۹ آدمی تھے ان کا سردار صُرد بن عبداللہ الازدی تھا۔ یہ لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہو کر ۱۰ روز تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہے پھر واپس چلے گئے۔

اَزْد غَسّان: یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

اَزْد عُمَان: یہ لوگ عمان میں رہتے تھے۔

اَزْد عُمَان کا وفد: اہل عمان کے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف العَلاءُ بن الحَضْرَمِیْ کو احکامِ اسلام کی تعلیم اور صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ پھر ان کا ایک وفد جس میں اسد بن يَبْرَحُ الطَّاحِيْ بھی تھا آیا۔ آپ ﷺ نے ان کو دعوت اسلام دی اور وہ سب مسلمان ہو گئے۔

اَسْبَذُ: اس کی جمع اَسَابِذَۃُ ہے۔ بحرین میں ایک بستی، جہاں تمیم کے بنی عبداللہ بن دارم کے لوگ رہتے تھے۔ انہیں میں سے المنذر بن ساوی العبدی صاحبِ هَجَرْ بھی تھے۔ جن کو رسول اللہ ﷺ نے ایک خط لکھا تھا۔ آپ کا خط المنذر بن ساویٰ کو العلا بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے پہنچایا تھا، اس خط کی اصل محفوظ ہے، اور اس کا عکس بعض کتابوں اور رسالوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اِسحاق (ابن): ابوعبداللہ محمد بن اسحاق۔ ولادت مدینہ منورہ ۸۵ ہجری۔ وفات بغداد ۱۵۰ ہجری، عمر ۶۵ سال یہ اولین سیرت نگاروں میں سے ہیں۔ ان کی کتاب سیرت ابن اسحاق ایک زمانے تک دستیاب نہیں تھی۔ لیکن اب اس کے کچھ حصے کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔ امام شافعی کہتے

ہیں جو شخص غزوات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہے وہ ابن اسحاق سے رجوع کرے۔

اَسَد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہویں پشت میں فِھر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

اَسَد بن خُزَیمَہ: عدنانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔ ان کے یہ لوگ نجد کے علاقے میں رہتے تھے۔

اَسَد بن خُزَیمَہ کا وفد: ۱۰ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری کے شروع میں آیا تھا۔ اس میں حضرمی بن عامر، ضرار بن الازْدَدْ، وَابِصَۃُ بن معبد، طُلَیحَۃ بن خُوَیلَدْ، قتادۃ بن القائف، سلمہ بن حُبَیش بھی تھے۔ انہوں نے بڑے فخر سے اور احسان جتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنا کوئی نمائندہ ہماری طرف نہیں بھیجا۔ ہم خود اسلام لانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات ناگوار گزری اور الحجرات کی آیت ۱۷ نازل ہوئی۔

اَسَد بن عبد العزیٰ: قریش کا ایک قبیلہ۔

اَسَد بن ھاشم: ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے کا نام۔

اَسْرَاءٌ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں سفر کرنا۔ شب معراج میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر کیا، جو براق پر ہوا۔ اس سفر کو اسراء کہتے ہیں۔

اسلم کا وفد: عمرو بن افصیٰ اپنے قبیلے کی ایک جماعت کے ساتھ آکر اسلام لائے اور عرض کیا کہ ہمارے لئے کوئی ایسا امتیاز مقرر فرما دیجئے جس کو عرب بھی جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اسلم کو سلامت رکھے اور غِفار کی مغفرت فرمائے۔

اسماء بنت ابی بکر: حضرت ابوبکر کی بڑی صاحبزادی، زبیر بن عوام کی بیوی اور عبداللہ بن زبیر کی والدہ۔ ذات النطاقین ان کا لقب تھا۔ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئیں اور جمادی الاولیٰ ۷۳ ہجری میں ۱۰۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

اسماء بنت عُمَیس: صحابیہ ہیں۔ ابتدائی دنوں میں مسلمان ہوئیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا، حبشہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ خیبر کے بعد مدینے آئیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ٦ ماہ بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور انہوں نے ہی حضرت ابوبکرؓ کی میت کو غسل دیا۔

اسود بن کعب عَنسِیُ: نبوت کا مدعی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

اُسَیْلَۃ: یمامہ کے قریب بنی مالک بن امرئ القیس کے پانی کے چشمے۔

اَشْجَعُ کا وفد: مسعود بن اُخَیْلَہ کی سربراہی میں ۱۰۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد خندق کے سال یعنی ۵ ہجری میں آکر مشرف باسلام ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اَشْجَع کا وفد غزوۂ بنی قریظہ سے فراغت کے بعد آیا اور اس میں ۷۰۰ آدمی تھے۔

اَشْعَرِیِّیْن کا وفد: یہ وفد ۵۰ آدمی پر مشتمل تھا اس میں قبیلۂ عَکّ کے دو آدمی بھی تھے۔ انہی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے سفر پر تھے۔ یہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ہوئے اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ بیعت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اشعریین لوگوں میں اس تھیلی کی مانند ہیں جس میں مشک ہو۔

اَشِیْر: افریقہ کے مغربی جانب جبال البَرْبَرْ میں ایک شہر۔

الصَعِید: وادی القریٰ کے قریب ایک وادی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے جو آپ ﷺ نے تبوک جاتے ہوئے بنائی تھی۔

اَضَاءَۃ و اَضَاۃ: ایک چھوٹا تالاب۔ سیلاب کا جمع شدہ پانی۔ مکہ کے قریب سرف سے اوپر کی جانب التَّنَاضِبُ کے قریب ایک مقام۔ مغازی میں اس کا ذکر آتا ہے۔

اَضَاءَۃُ بنی غِفَار: کنانہ کے قبیلے بنی غفار کا علاقہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی سفر میں) یہاں قیام فرمایا تھا۔ بکری کہتے ہیں کہ ایک اضاءۃ بنی غفار مدینے میں بھی ہے۔ فاکہی کہتے ہیں کہ سرف کے قریب جو اضاءۃ ہے وہ اضاءۃ بنی غُفَار (ن کے ساتھ) ہے اور جو یمن کے راستے میں ہے وہ اضاءۃ بنی غِفار ہے۔

اَضَاءَۃُ لِبْنٍ: یمن کے راستے پر، حدودِ حرم میں سے ایک حد۔

الاَعْوَص: مدینے کے قریب ایک وادی۔ آج کل مدینے کا ہوائی اڈہ اسی وادی میں ہے۔

الاَعْوَص: تہامہ میں بنی ہذیل کا درّہ (شعب)

اِفْک: تہمت۔ بہتان۔ اصطلاح میں اس سے وہ واقعہ مراد ہے جو غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر پیش آیا اور جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا گیا، پھر حضرت عائشہ کی برأت میں سورۂ نور کی ۱۱ آیتیں (۱۱۔۲۱) نازل ہوئیں۔

الاَقْرَع: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کے خَفَاجہ کا فخذ۔

اَلاَءُ: تبوک سے پانچ مرحلے پر ایک جگہ۔

اِلیَاسُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنیسویں پشت میں مُضَر کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابوعمرو اور لقب کبیرِ قوم تھا۔ یہ بھی دین حنیف پر تھے۔

ام جَمِیل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن جو ابتدائی زمانے میں مسلمان ہوئیں۔

اُمِّ حکیم البَیْضَاءُ: عبدالمطلب کی لڑکی کا نام۔

اُمِّ رُوْمَانُ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ۔ ۹ ہجری میں انتقال ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اُترے اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

ام الفضل لُبَابَۃ بنت الحَارِث: حضرت عباس کی بیوی جو خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے مسلمان ہوئی۔

اُمِّ مَکْتُوْم (ابن): یہ نابینا صحابی تھے اور ان کا پورا نام عبداللہ ابن اُم مکتوم تھا اور ابتداہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

اُمِّی: ان پڑھ۔ جو لکھنا اور پڑھنا نہ جانتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔

الاَمِین: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔ آپ ﷺ کی امانت و دیانت، راستبازی و حسن معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کو الامین کہتے تھے۔

اُمَیَّہ بن عبد شمس: عدنانیوں میں سے قریش کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ حجاز میں آباد تھے، بعد میں منتشر ہو کر شام، مصر اور اندلس وغیرہ میں پھیل گئے۔

اَنَس: دیکھئے مونس۔

انصار: مدینے کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگوں کا لقب۔ ان لوگوں نے اسلام کی بڑی مدد کی تھی۔

اَنْصِنَا: نیل کے مشرق میں الصعید کے نواح میں ایک شہر۔ بہت سے اہل علم اسکی طرف منسوب ہیں۔

اُنَی: الصَّلاَ اور مدین کے درمیان ساحل کے قریب ایک وادی جہاں سے مصر کے حجاج گزرتے ہیں۔ اس وادی میں ایک چشمہ ہے جس کو عینِ اُنَی کہتے ہیں۔

الاوس بن حارثہ: قحطانیوں میں سے الازد کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ یثرب (مدینہ) میں رہتے تھے۔

اَیَاس بن بُکَیْر: بکیرلیثی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ ہجرت سے پہلے دارارقم میں اسلام لائے۔ ۳۴ ہجری

میں وفات پائی۔

اَیَّامُ بِیضُ: روشن دن۔اس سے ہر قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخیں مراد ہیں۔ان تاریخوں میں چونکہ چاند پورا ہوتا ہے اس لئے ان کی راتیں خوب روشن ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے بھی رکھا کرتے تھے۔

اِیْلَاء: قسم کھانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ناخوش گوار واقعہ جو ۹ ہجری میں پیش آیا۔اس کا تعلق ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک قطع تعلق کر لینے اور شہد استعمال نہ کرنے کی قسم کھا لینے سے ہے۔

ایوب انصاری (ابو): جہاں اب مسجد نبوی ہے اس سے متصل حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔ یہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی خود بخود رکی اور گردن زمین پر ڈال دی۔ پھر آپ ﷺ اونٹنی سے اترے اور حضرت ابوایوب انصاریؓ آپ ﷺ کو اپنے گھر لے گئے۔

ب

بَاذَانُ: یمن کا گورنر جس کو خسرو پرویز نے حکم دیا تھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے اس کے دربار میں لائے۔

بَارِق کا وفد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ وفد کو دعوت اسلام دی تو انہوں نے فوراً اس کو قبول کر لیا۔

بَانَتْ سُعَادُ: حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور قصیدہ جو انہوں نے فتح مکہ کے بعد مدینے حاضر ہو کر اپنے قبول اسلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا تھا۔قصیدہ سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعبؓ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔

بَاهِلَهُ کا وفد: فتح مکہ کے بعد مُطَرِّف بن الکاہن الباہلی اپنی قوم کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور اپنی قوم کے لئے امان لے کر چلے گئے۔ان کے بعد نَهْشَلُ بن مالک اپنی قوم کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔

بَجِیله کا وفد: جریر بن عبداللہ البجلی اپنی قوم کے ۱۵۰ آدمیوں کے ہمراہ ۱۰ ہجری میں مدینے آئے اور تمام

اہلِ وفد نے اسلام قبول کیا۔

بَحْرَانُ: حجاز میں الفرع کے نواح میں ایک جگہ، الفرع اور مدینے کے درمیان ۸ برد یعنی ۹۶ میل کا فاصلہ ہے، تین ہجری میں غزوۂ بحران اسی جگہ ہوا، اس غزوے میں قتال کی نوبت نہیں آئی تھی۔

بَحْرَۃُ: بحرین میں عبدالقیس کی ایک بستی کا نام۔

بَحْرَۃُ الرُّغَاءُ: طائف کے علاقے میں وادیٔ لِیَّہ کے قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے چل کر نخلۃ الیمانیہ آئے پھر قرن پھر الملیح پھر لیہ کے قریب بحرۃ الرُّغاء پہنچے۔

البَحْرَیْنِ: بحر ہند کے ساحل اَلْبُصْـرَۃُ و عُمَانُ کے درمیان بہت سے شہروں پر مشتمل علاقہ۔ اسلام سے پہلے بحرین حکومت فارس کے تابع تھا۔ یہاں قبائل عبدالقیس و بکر بن وائل اور تمیم کے لوگ کثیر تعداد میں آباد تھے۔

بخاری (امام): ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری۔ ولادت بخارا جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ، وفات حرتنگ، ۱۰ شوال، ۲۵۶ھ عمر ۶۲ سال، ۶ لاکھ حدیثوں میں سے ۷۲۷۵ حدیثیں چھانٹ کر اپنی الجامع الصحیح مرتب کی ہر حدیث درج کرنے سے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔

بَدْرِی: ان صحابہ کرام کو کہتے ہیں جو اسلام کے پہلے غزوے میں شریک ہوئے جو بدر کے مقام پر ہوا تھا۔ احادیث میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کی بہت فضیلت آئی ہے۔

بُدَیْل بن وَرْقَاء خُزَاعِی: قبیلہ خزاعہ کے رئیس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی۔ ابتدا ہی سے مسلمانوں کے حلیف تھے۔ مگر فتح مکہ میں ۹۰ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ ۱۰ ہجری میں وفات پائی۔ حدیبیہ کے قیام کے دوران انہوں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے بارے میں اطلاع دی کہ وہ حدیبیہ کے چشموں پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا اور آپ کو بیت اللہ جانے سے روکنا چاہتے ہیں اور ان کا طویل قیام کا ارادہ ہے۔ بدیل اہل تہامہ میں سے آپ ﷺ کے خیر خواہوں میں سے تھا اور فتح مکہ میں مسلمان ہوا۔

برہان الدین حَلَبی: دیکھئے حلبی۔

بَرَهْمَنُ (بَ. رَ هْ. مَنْ): ہندوؤں میں سب سے اعلیٰ طبقہ۔ پنڈت۔

البُطَاحُ: بنی تمیم کے علاقے میں ایک جگہ۔

بَطحاءُ ابن اَزْھَرْ: مدینے کے نواح میں ذوالحلیفہ کے نزدیک ایک جگہ جو مدینے سے تقریباً ۷ میل پر ہے۔ بعض غزوات میں آتا ہے کہ سفر کے دوران آپ ﷺ یہاں سے گزرے۔

بُطْحَانْ: مدینے کی تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی، یعنی وادیٔ بطحان، وادیٔ عقیق اور وادیٔ قناۃ۔

بَطنِ نَخلَہ: طائف اور مکے کے درمیان مکے سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ایک وادی جہاں طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت قیام فرمایا۔ رات کے آخری حصے یا فجر کی نماز میں یا نماز کے بغیر قرآن کریم کی کچھ سورتیں پڑھیں اور نصیبین کے ۷ یا ۹ جنوں نے ان سورتوں کو سنا تھا۔

البَکّاء کا وفد: ۱۳ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا اور آپ نے ان کی اچھی مہمان داری کی پھر یہ لوگ آپ سے اجازت لے کر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے،

البَکّاء بن عامر: عدنانیوں میں سے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بنوالبکاء کہلاتے ہیں۔

بَکّۃ: وادیٔ ابراہیم میں بیت اللہ اور اس کے اردگرد کے علاقے کو بکہ کہتے ہیں، مکے کا ایک قدیم نام۔

بکر بن وائل: عدنانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔ یمامہ سے بحرین اور سیف کاظمہ تک آباد تھے۔ پھر آہستہ آہستہ عراق کے اطراف میں پھیل گئے۔

بکر بن وائل کا وفد: اس قبیلے کے وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا اور پھر واپس چلے گئے۔ اس میں بشیر بن الخَصَاصِیَّۃ، عبد بن مَرْثَد اور حَسّان بن حَوْط شامل تھے۔

البَکَرات: البَکْرَۃُ کی جمع ہے۔ بنی ذُوَیْبَہ کا میٹھے پانی کا چشمہ۔ اس کے قریب سرخ سیاہ پہاڑ ہیں جن کو البَکَرات کہتے ہیں۔ یہ ضریہ کے نواح میں مدینے اور ضریہ کے درمیان سات رات کی مسافت پر ہے۔ ۶ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے القرطاء کی طرف جو سریہ محمد بن مسلمہ کی سربراہی میں بھیجا تھا، انہوں نے ضریہ کے نواح میں البکرات میں قیام کیا تھا۔

بَلِیّ بن عمرو: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک عظیم قبیلہ۔ مدینہ اور وادی القریٰ کے درمیان آباد تھے۔

بنی مُدْلَج: سراقہ بن مالک جعشم کنانی کے قبیلے کا نام جو رابغ کے علاقے میں آباد تھا۔

بنی اَنْمَار: دیکھئے غزوہ ذات الرقاع۔

البَوْبَاۃُ: ارض تہامہ کا ایک صحرا۔ سعد بن ابی بکر بن ہوازن کی ایک وادی جو السراۃ میں ہے۔

بَھْرَاءُ کا وفد: ۱۳ افراد پر مشتمل یہ وفد یمن سے آیا تھا۔ سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور چند روز قیام کرنے کے بعد اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے۔

بِئرُ البُصَّۃُ یا البُوْصَۃُ: یہ کنواں قباء کی طرف جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب بقیع کے قریب ایک بڑے باغ کے احاطے میں تھا۔ وفاء الوفا میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس بیر ہیں کہ میں ان سے اپنا سر دھولوں اور یہ جمعہ کا روز تھا۔ حضرت ابو سعید نے کہا۔ ہاں میرے پاس ہیں۔ پھر انہوں نے بیر نکالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ البصۃ کی طرف گئے۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر دھویا اور اپنے سر کا دھون اور جھڑے ہوئے بال البصۃ میں ڈال دیئے۔

بِئرُ بُضَاعَۃُ: مدینے میں دار بنی ساعدہ اور ان کے کنوئیں کا نام جو مسجد نبوی سے تقریباً نصف کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لائے آپ نے ڈول میں وضو کیا اور وضو کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ آپ کے زمانے میں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو آپ اس کو کہتے کہ بُضاعَۃُ کے پانی سے غسل کرو۔

بِئرُ حَاءُ: مسجد نبوی کے قریب ابو طلحہ انصاری کے باغ کا نام جس کے وسط میں اسی نام کا ایک کنواں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں داخل ہو کر سائے میں آرام فرماتے تھے۔ اور بئر حاء کا پانی پیتے تھے۔

بِئرُ ذَرْوَانُ: بعض کہتے ہیں کہ یہ بِئرُ ذِیْ اَرْوَانُ ہے۔ مدینے کا ایک قدیم اور مشہور مقام جو انصار کے بنی زُرَیْق کی منازل میں سے تھا۔ بئر ذروان اسی جگہ کی طرف منسوب تھا۔ لبید بن الاعصم یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو کنگھی کے دندانوں میں لپیٹ کر بنی زریق کے اسی کنوئیں میں دفن کر کے آپ پر جادو کیا تھا۔

بِئرُ زَمْ زَمْ: پانی کا مشہور کنواں جو حرم مکی کے صحن میں مطاف سے متصل واقع ہے۔

بِئرُ غَرْس: مدینے کا ایک مشہور کنواں جو سعد بن خثیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا۔ اور مسجد قباء کے مشرقی جانب نصف میل پر تھا۔ اس کا پانی بہت شیریں تھا اور دن رات نکالنے سے بھی کم نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پانی پیتے تھے اور آپ نے اپنی وفات کے بعد اسی کے پانی سے غسل دینے کی وصیت فرمائی تھی۔

بِئرُ مَیْمُوْن: مکہ مکرمہ کے قریب ایک کنواں۔ یہ مسجد حرام اور منیٰ کے درمیان منیٰ سے قدرے قریب تھا۔

بِـئْـرُ اَرِیْـس: مدینے کا ایک کنواں جو مسجد قباء کے بالمقابل تھا۔ حضرت عثمان کی خلافت کے چھٹے سال حضرت عثمان کے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی تھی جو انتہائی کوشش کے باوجود نہ مل سکی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس انگوٹھی سے خطوط اور احکام کو مہر کیا کرتے تھے۔ آپ اپنی حیات طیبہ میں اس کو پہنا کرتے تھے۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر کنوئیں میں گرنے تک حضرت عثمان اس کو پہنتے رہے۔

بِئْرُ اُنَی یا بِئْرُ اَنیٰ: مدینے میں بنی قریظہ کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔ غزوۂ خندق سے فراغت کے بعد بنی قریظہ کے محاصرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں پر قیام فرمایا تھا۔ اور آپ کے لئے ایک خیمہ نصب کیا گیا تھا۔

بیت الخَیْزُرَانُ: دار ارقم ہی بعد میں بیت الخَیْزُرَانُ کے نام سے مشہور ہوا۔

بیت الْعَتِیق: خانہ کعبہ

بیھقی: ابوبکر بن احمد الحسینی۔ مشہور محدث اور فقیہ۔ ۳۸۴ ہجری میں بیہق میں پیدا ہوئے۔ ۴۵۸ ہجری میں نیشاپور میں انتقال ہوا، مگر تدفین بیہق میں ہوئی۔ السنن الکبریٰ اور شعب الایمان مشہور تصانیف ہیں۔

﴿ت﴾

تَابِعِی: جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایمان کی حالت میں صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہو اور کم از کم ایک یا ایک سے زیادہ صحابیوں سے ملاقات کی ہو۔

تَبَعُ تَابِعِیْ: تابعی کے بعد آنے والا۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کے بعد تابعین کا زمانہ پایا اور ایمان کی حالت میں ان سے ملاقات کی ہو۔

ترمذی (امام): محمد بن عیسیٰ بن ثورہ بن موسیٰ بن ضحاک بن السکن سلمی ترمذی۔ ان کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

ولادت ترمذ ۲۰۹ ہجری تھی، وفات بوغ (ترمذ) ۲۳ رجب ۲۷۹ ہجری، عمر ۷۰ سال۔ ترمذ دریائے آمو کی بالائی گزرگاہ پر بلخ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام ترمذی کو بے مثال حافظہ دیا تھا۔ ان کے اساتذہ میں امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد جیسے نامور محدثین شامل ہیں۔ جامع ترمذی کے علاوہ ۵ تصانیف یادگار ہیں جن میں کتاب شمائلِ نبویہ بے حد مقبول ہے۔

تَغلِب کا وفد: اس وفد میں ۱۶ آدمی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

تَمِیم: غزیہ اور قحطانیہ کے دو بطنوں میں سے ایک بطن۔ یہ لوگ مصر کے علاقے میں آباد تھے۔

تَمِیم دَارِیْ: ایک صحابی جو ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے ان کی کنیت ابو رقیہ تھی اور ان تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ مسلمان ہونے سے پہلے عیسائی تھے۔ ۴۰ ہجری میں وفات پائی۔

التَّنَاضِبُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ سیرت کی بعض کتابوں میں ہے کہ التناضب سرف سے اوپر کی جانب اضاءۃ بنی غفار میں سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ التناضب اور اضاءۃ بنی غفار ایک ہی مقام کے نام ہیں۔ اس کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے واقعے میں بھی آتا ہے۔

تَأرَاءُ: تبوک کے قریب شام میں ایک جگہ۔ بکری کہتے ہیں حجاز میں مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی ایک مسجد ہے۔

تِیَانُ: دیار بنی ہوازن میں پانی کی ایک جگہ۔

تَیبٌ: مدینے کے قریب شام کی سمت میں ایک پہاڑ۔

تَیتٌ یا تَیّتٌ: ایک پہاڑ کا نام جو یمامہ کے قریب ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں غزوۂ سویق میں ابوسفیان دوسو سواروں کے ہمراہ نکلا۔ وہ عذیہ کی طرف چلا یہاں تک کہ قناۃ میں ایک پہاڑ کے قریب اترا جس کو تیت کہتے تھے۔ یہ پہاڑ مدینے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر تھا۔

تَیمَاءُ: وسیع علاقہ۔ ایک قدیم اور مشہور تاریخی شہر۔ تبوک کے مشرقی جانب کچھ فاصلے پر شام اور دمشق سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر شام اور وادی القریٰ کے درمیان ایک شہر یا ایک چھوٹی بستی۔ النووی کہتے ہیں کہ یہ شام اور مدینے کے درمیان مدینے سے سات یا آٹھ

مرحلوں پر ایک مشہور شہر ہے۔

﴿ث﴾

ثَعْلَبَۃُ بن سعد: عدنانیوں میں سے غطفان کا ایک بطن۔ ۳ ہجری میں غزوۂ غطفان انہی لوگوں کے ساتھ ہوا تھا۔

ثَعْلَبَہ کا وفد: چار افراد پر مشتمل اس وفد نے فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے اور اپنی قوم کے اسلام کا اقرار کیا۔ چند روز قیام کرنے کے بعد جب واپس جانے لگے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سب کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔

ثُمَالَہ اور حُدَّانُ کے وفود: فتح مکہ کے بعد عَلَسُ الثُّمَالِیُ و مَسْلَمَۃُ بن ھَارَانُ الحدانی (ابن سعد کے مطابق مُسْلِیَۃُ بن ھِزَّانَ الھُدَّانِی) اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے اور انہوں نے اپنی قوم کی طرف سے بھی آپ سے بیعت لی۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک خط تحریر فرمایا جس میں ان کے اموال میں سے ان پر صدقہ فرض کیا گیا تھا۔

ثُمَامَۃُ بن عدی: ایک صحابی جو قریش سے تعلق رکھتے تھے۔

ثَمُود: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم۔

الثَّنِیَّۃُ البَیْضَاءُ: مکے کے قریب ایک گھاٹی جو وادیٔ فخ کی طرف اترتی ہے۔ بلدح اور فخ کے درمیان ایک جگہ۔ مدینے سے آنے والے راستے پر مکے کی وادیٔ فخ کی طرف ایک پہاڑی راستہ جو تنعیم کو جاتا ہے۔ تنعیم اور اس کے درمیان ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

ثَنِیَّۃُ الرِّکَابُ: پہاڑی علاقے میں نہاوند سے چند فرسخ کے فاصلے پر ایک پہاڑی راستہ۔

الثَّنِیَّۃُ العَائر: یہ غین سے بھی آتا ہے۔ اس کا ذکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے مراحل

میں ملتا ہے۔

ثَنِیَّۃُ الْعُقَاب: دمشق کے ایک نہایت سرسبز و شاداب علاقے میں ایک پہاڑی راستہ۔

ثَـنِیَّۃُ مِـدْرَانُ یامَـدِرَانُ: تبوک سے مدینے کے راستے میں ایک مقام۔تبوک جاتے ہوئے آپ نے یہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔

ثَنِیَّۃُ ھَرْشَی: یہ ابواء اور الجحفہ کے درمیان ہے۔

ثَنِیَّۃُ ام قِرْدَانُ: مکے میں اسد بن سفیان بن عبدالاسد المخز دمی کے کنویں کے نزدیک ایک جگہ۔

ثَوْبَانَ: صحابی ہیں۔ان کی کنیت ابوعبداللہ اور یمن کے حمیری خاندان سے تھے۔ یہ غلام تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ پھر وہ آپ ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔

ثَوْرٌ: دو پہاڑوں کا نام۔ان میں سے ایک مکہ میں ہے اور دوسرا مدینے میں۔

۱۔ مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ جو یمن کے راستے پر حرم سے تقریباً ۵ میل پر مکہ کی نچلی جانب واقع ہے۔اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی پہاڑ کے غار میں تین رات تک قیام فرمایا تھا۔

۲۔ مدینے میں جبل احد کے پیچھے شمال کی جانب جو ایک چھوٹا سرخی مائل گول پہاڑ ہے، اسی کو جبل ثور کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی سے شمال کی جانب تقریباً ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

ثُوَیْبَۃُ: ابولہب کی آزاد کردہ کنیز جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت کے ۳ یا ۸ روز بعد دودھ پلایا۔ثویبہ ہی نے آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابوسلمہ کو دودھ پلایا۔اس طرح یہ دونوں آپ ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں۔

ج

الجَارُ: بحرِ قلزم کے ساحل پر مدینہ منورہ سے ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر ایک شہر۔الجار سے ساحل جحفہ تک تین مرحلوں کی مسافت ہے۔ایلہ اور الجار کے درمیان ۱۰ مرحلوں کی مسافت

اور الجار سے الجحفہ کے ساحل تک تین مرحلوں کی مسافت۔

جاسُوم: اس کو بئر جاسم بھی کہتے ہیں۔ یہ شام کی سمت میں رَاتج کے نواح میں ابی الہیثم بن التّیہان کا کنواں تھا۔ اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پانی پیا تھا۔ تبوک کے سفر میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

جَبَلُ الرُّمَاۃُ: جبل احد سے متصل ایک چھوٹا پہاڑ۔ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اسی پہاڑ پر پچاس تیراندازوں کا ایک دستہ متعین فرمایا تھا۔

جَبَلُ العَیْرُ: حجاز میں ایک پہاڑ یا وادی بطن العقیق سے مکے کی طرف جانے والے کے دائیں طرف ۲ سرخ پہاڑ جو مسجد نبوی سے جنوب کی جانب ۸ کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ جبل ثور اور جبل عیر کے درمیان ۱۶ کلو میٹر کی مسافت ہے۔

جَدِیْس: عرب بائدہ کا ایک قبیلہ۔

جُذَامُ کا وفد: رفاعہ بن زید الجذامی غزوۂ خیبر سے قبل اپنی قوم کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک غلام آپ کو ہدیہ کیا اور پھر آپ کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کی۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے تو تمام قوم نے اسلام قبول کر لیا۔

جَذِیْمَہ بن عامر: کنانہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ غُمَیْصَاء میں رہتے تھے جو مکے کے قریب یلملم کی جانب بَادِیَہ میں تھا۔ شوال ۸ ہجری میں یہاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک سریہ بھیجا گیا جو ۳۵۰ مہاجرین وانصار پر مشتمل تھا۔

جَذِیْمَہ بن عوف: ربیعہ بن نزار کے عبدالقیس کا ایک بطن جو بحرین میں خطّ کے نواح میں رہتے تھے۔

جَرْجِیْس: بحیرا نامی عیسائی راہب کا اصل نام ہے جو شام کے شہر بصرہ میں رہتا تھا۔

جَرْم کا وفد: اس قبیلے کی طرف سے ۲ آدمیوں کے ایک وفد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان میں سے ایک کا نام اَصْقَعْ بن شُرَیْح بن صُرَیْم تھا اور دوسرے کا نام ہوزہ بن عمرو تھا۔

جُرْھَم: قحطانیوں کا ایک بطن۔ ابتدا میں یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔ یمن سے حجاز منتقل ہوئے اور پھر مکہ میں آباد ہو گئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی اسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جزیہ: زمین کا محصول۔ حفاظت جان و مال کا محصول جو ذمی سے لیا جائے۔ جو لوگ جزیہ ادا کرتے ہیں اسلامی حکومت ان کی حفاظت بھی اسی طرح کرتی ہے جس طرح مسلمانوں کی حفاظت

کرتی ہے۔اوران کے لئے بھی وہی قوانین ہوتے ہیں جومسلمانوں کے لئے ہیں۔

جَعْدَہ کا وفد: ان کی طرف سے رُقَّادُ بن عمرو بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے مقامِ فَلْج میں ان کو ایک جائیداد عطا فرمائی۔

جُعْفِیّ کا وفد: ابوسَبْرَۃ یزید بن مالک اپنے دونوں بیٹوں سبرۃ اورعزیز کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا۔آپ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے عزیز کا نام عبد الرحمان رکھدیا کہ اللہ کے سوا کوئی عزیز نہیں۔

الجَلْعَبُ یا الجَلَعْبُ: ایک سیاہ پہاڑ جو مدینے کے نواح میں شمال کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

اَلْجِنَابُ: نجد میں ایک مشہور جگہ۔خیبر میں سَلَاحَ اور وادیٔ القرٰی کے قریب ایک مقام۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بنی مازن کی منازل میں سے ہے اور نصر کہتے ہیں کہ یہ مدینہ اور فَیْـــــد کے درمیان دیار بنی فزارہ میں سے ہے۔بکری کہتے ہیں کہ یہ ارضِ غطفان میں ہے۔

الجَنَدُ: یمن میں ایک جگہ یاقوت کہتے ہیں کہ الجند اور صنعاء کے درمیان ۵۸ فرسخ کی مسافت ہے۔ الجند میں ایک مسجد ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بنائی تھی۔

جَنْدَلُ (ابو): سہیل بن عمرو کے بیٹے۔صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کے موقع پر صلح کی بات چیت کے لئے سہیل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔جب صلح کی شرائط لکھی جارہی تھیں۔ تو حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گرتے پڑتے وہاں پہنچ گئے مگر معاہدے کی رو سے آپ نے ان کو قریش کے حوالے کردیا۔تاہم معاہدے کے خاتمے پر وہ مدینے آگئے تھے۔

جَنَفَاءُ: بنی فزارہ کے چشموں میں سے ایک چشمہ۔خیبر اور فید کے درمیان بلاد بنی فزارہ میں ایک جگہ۔غزوۂ خیبر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

جَوْزِی (ابن): عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی بن محمد بن محمد بن جعفر الجوزی۔ان کی کنیت ابوالفرج اور لقب ابن الجوزی ہے، ولادت بغداد ۵۱۰ ہجری اور وفات ۱۰ محرم ۵۹۷ ہجری، عمر ۸۷ سال۔یہ حنبلی تھے۔علم حدیث اور فن خطابت میں منفرد مقام تھا۔۳۴۰ سے زیادہ کتابیں لکھیں۔سیرت طیبہ پر مشہور کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ ہے جو ۴ جلدوں میں ہے۔ان کی تصانیف میں، تلبیس ابلیس بہت معروف ہے۔

جُوءَ اثَـیٰ یا جُواثَـیٰ: بحرین کی ایک مشہور بستی کا نام۔بحرین میں عبدالقیس کا قلعہ۔یہ جاہلیت کے

تجارتی مراکز میں سے ایک مرکز تھا۔

جُهَينَه کا وفد: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے آ گئے تو عبدالعزیٰ بن بدر جہنی اور اس کا بھائی ابوروعہ مدینے آئے تو آپ نے عبدالعزیٰ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمان رکھ دیا۔

جَيشَانُ کا وفد: ابووہب جیشانی اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ اس نے یمن کی شراب بِتَع اور مِزْر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جس کے زیادہ پینے سے نشہ ہوتا ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

﴿ح﴾

الحَارِث: یمن کا ایک اہم قبیلہ جو صنعاء کے قریب آباد تھا۔

الحَارِث بن كعب: قحطانیوں کے مذحج کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمن میں رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ ہجری میں حضرت خالد بن ولید کو دعوتِ اسلام کے لئے بنو حارث بن کعب کی ایک شاخ عبد المدان کی طرف بھیجا۔ ان لوگوں نے حضرت خالد کی دعوت اسلام کو قبول کرلیا۔ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو امن دیدیا۔

حَارِث بن كعب کا وفد: یہ لوگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے تھے اور شوال ۱۰ ہجری میں حضرت خالد کے ہمراہ ان کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینے حاضر ہوا۔ شوال کے آخر یا ذی القعدہ کے شروع میں اپنی قوم کی طرف واپس چلا گیا۔

حَاطِبُ بن ابی بَلْتَعَه: دورِ جاہلیت کے مشہور شاعر اور بدری صحابی۔ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا اور تمام غزوات میں حصہ لیا اور حضرت ابوبکر کے دور میں مصر کے گورنر بنائے گئے۔ ۳۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

حُبَاشَةُ: قدیم تہامہ کا ایک شہر اور بازار۔ مدینے میں بھی اسی نام کا ایک بازار تھا۔

حِبَّان (ابن): ان کا نام محمد تمیمی بن حبان بن احمد بن حبان تھا۔ چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ فقہ،

حدیث، نجوم اور طب پر دسترس حاصل تھی۔ کئی ضخیم کتابیں تصنیف کیں جن میں سے حدیث کی کتاب صحیح ابن حبان بہت مشہور ہے۔

حِبَرَہ: یمن کی دھاری دار چادر کا نام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبرہ بہت پسند تھی۔

حُبْشِیّ یا حُبَشِیّ: مکہ سے ۱۰ میل پر ایک جگہ۔

حِجرُ الکَعْبَۃ: اس کو حطیم الکعبہ بھی کہتے ہیں۔ کعبہ کا وہ حصہ جو قریش نے کعبہ کی عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتے وقت حلال پیسے کم ہونے کی بنا پر خالی چھوڑ دیا تھا، اسی کو آج کل حطیم کہتے ہیں۔ چونکہ یہ کعبہ کا حصہ ہے اس لئے جب امام کے ساتھ نماز ادا کی جاتی ہے تو حطیم کے اندر صف بندی نہیں کی جاتی بلکہ حطیم سے باہر باہر صف بندی کی جاتی ہے۔ میزاب کعبہ (کعبہ کا پرنالہ) بھی حطیم میں گرتا ہے۔

حَرْبَہ: چھوٹا نیزہ جو حبشیوں کا خاص ہتھیار ہے۔ وحشی بن حرب جس نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ وحشیؓ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔

حُرَاض: مکہ کے قریب ذات عرق سے اوپر کی جانب ایک جگہ۔ عرب کا مشہور بت عُزّٰی بھی یہیں نصب تھا جو فتح مکہ کے بعد آپ کے حکم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں منہدم ہوا۔

حَرْب بن امیہ: قریش کا ایک رئیس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا باپ اور ابولہب کا خسر۔

حَرَّۃُ بنی بَیَاضَۃ: یہ مدینے کے مغرب میں حَرَّۃُ الوَبْرَۃ سے متصل ہے۔

حَرَّۃُ بنی حَارِثَہ: یہ مدینے میں حرۃ الشرقیہ یعنی حرۃ واقم سے متصل تھا۔ مدینے سے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے شہادت کی طرف جاتے ہوئے دائیں جانب آتا ہے۔

حَرَّۃُ الرَّجْلَاءُ یا الرَّجْلِی یا الرِّجْلِی: دیار جذام میں سیاہ پتھریلی زمین۔ اس کا ذکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سرئے میں آتا ہے جو حِسْمٰی کی طرف بھیجا گیا تھا۔

حَرَّۃُ لَیْلٰی: یہ دیار قیس میں ہے۔ غطفان کے بنی مرۃ کا حرۃ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدینے کی طرف جاتے ہوئے وادی القرٰی کے پیچھے ہے۔ مدینے جاتے ہوئے شام کے حجاج یہاں ٹھہرتے تھے، اس میں کھجور کے درخت اور چشمے ہیں۔

حَرَّۃُ وَاقِم: مدینے کے دو حروں میں سے ایک حرہ جو مدینے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ اس کو حرۂ بنی قریظہ بھی کہتے ہیں۔ دوسرا حرۃ الوبرہ ہے جو مغربی جانب واقع ہے۔

حَرَّۃُ ھَرُشَی: یہ ابواء اور جحفہ کے درمیان ہے۔

حَرُفِیہ: مدینے کے قریب ایک عرب قبیلہ۔

حَضْـرَ مَوُت کا وفد: بنی وَلِیعَہ، شاہانِ حضرموت کا وفد حاضرِ خدمت ہوکر مشرف باسلام ہوا۔ اس وفد میں حَمْدَہ (یا جَمَدُ) مِخُوَس، مِشُرَحُ اور اَبُضَعَۃُ شامل تھے۔

حَفُنُ: مصر کے نواح میں ایک بستی۔

الحَفُیَاءُ: مدینے میں مسجد الرایہ کے قریب ایک جگہ۔ غابہ کے پیچھے اسفل مدینہ کی طرف ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثنیۃ الوداع اور الحفیاء کے درمیان ۵ یا ۶ میل کی مسافت ہے۔

حِمُیَرُ: یمن کی ایک مشرک قوم جو ذوالکلاعَ کی اولاد تھے۔

حِمُیَرُ ' وفد: رمضان ۹ ہجری میں شاہانِ حمیر کا قاصد، مالک بن مُرَارَہ رَھَاوِیّ، ان کا خط اور ان کے اسلام کی خبر لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو ٹھہرائیں اور ان کی مہمان داری کریں۔ پھر آپ نے حارث بن عبدکُلال، نُعیم بن عبدکلال اور نعمان سرداران ذی رُعین اور ہمدان کو ایک خط تحریر فرمایا۔

حنیفہ (ابو): ان کا نام نعمان بن ثابت تھا اور ابوحنیفہ کنیت تھی۔ پیدائش ۸۰ ہجری، وفات ۱۵۰ ہجری۔ فقہا کے چار معروف مکاتب فکر میں مشہور ترین مکتب فکر فقہ حنفی کے بانی اور حدیث میں سنن کی طرز پر سب سے پہلی کتاب، کتاب الآثار کے مؤلف ہیں۔

حَنِیُفِیَہ (بنو): مسیلمہ کذاب کا قبیلہ جو یمامہ میں آباد تھا۔ مسیلمہ اپنے قبیلے کا سردار تھا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

حَوُرَانُ: قبلے کی سمت میں دمشق کے قریب ایک وسیع علاقہ جہاں بے شمار بستیاں اور کھیت ہیں۔

الحَوُرَاءُ: ایسی عورت جس کی آنکھوں میں سیاہی کے ساتھ ساتھ سفیدی بھی شدید ہو۔ ذی المروہ سے پیچھے ینبع کے شمال میں ایک ساحلی شہر۔ مصر میں حجاز کی جانب ایک علاقہ جو بحر قلزم کے مشرقی جانب واقع ہے۔ الحوراء اور ذی المروہ کے درمیان دو رات کی مسافت۔ ذی المروہ اور مدینے کے درمیان ۸ برد یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ۔

حَوُضَی یا حَوُضَاءُ: وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان ایک جگہ تبوک جاتے ہوئے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے۔

الحَیُلُ: مدینے اور خیبر کے درمیان غابہ کے قریب ایک جگہ۔

﴿خ﴾

خالدہ بنت ھاشم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم کی لڑکی کا نام۔

الخَبارُ: مدینے کے قریب وادیٔ عقیق کے نواح میں مغرب کی جانب ایک جگہ۔

خُبّانُ: زیریں نجران میں ایک جگہ۔ یمن میں نجران کے قریب ایک بستی جو اسی نام کی وادی میں واقع ہے۔ اس کا ذکر اسود عنسی کذاب کے قصے میں آتا ہے۔

خَبطُ: درخت کے پتوں کو کہتے ہیں جو لاٹھی وغیرہ سے جھاڑے جائیں۔

خُبَیثُ: مدینے سے شمال کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر ذی القصہ اور الطرف کے راستے پر ایک جگہ۔ بنی عبس اور اشجع کا مشترکہ پانی۔

الخَبط: مدینے سے پانچ دن کی مسافت پر، ارض جہینہ میں ساحل بحر کے قریب ایک جگہ۔ ابوعبیدہ بن الجراح کے سریہ میں اس کا ذکر آتا ہے جو ۸ ہجری میں بھیجا گیا تھا۔ اس سریہ میں ۳۰۰ مہاجرین وانصار تھے۔ دوران سفر لوگوں نے بھوک کی شدت سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھائے تھے۔ اس لئے اس کو سریہ خَبط کہتے ہیں۔ پھر سمندر نے ان کے لئے ایک بہت بڑی مچھلی نکال دی جس سے وہ واپس آنے تک کھاتے رہے۔

خَثعُم اور عَثعَثکے وفود: ذوالخلصہ بت کے انہدام کے بعد خثعم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ عثعث بن زَحر اور انس بن مُدرِک بطور وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور ان کی خواہش پر آپ نے ان کے لئے امن کا فرمان لکھوایا۔

الخَذَواتُ: ابن سعد کے مطابق العرج کے قریب ایک جگہ، واقدی نے غزوۃ المریسیع میں اس کا ذکر کیا ہے۔

خُرَیمُ: مدینے اور الروحاء کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔ مدینے اور الجار کے مابین ۲ پہاڑوں کے درمیان ایک راستہ۔ بکری کہتے ہیں کہ المضیق اور الصفراء کے درمیان ایک پہاڑی راستہ جو الجار کی طرف جاتا ہے۔

خُشَین کے وفود: سب سے پہلے ابوثعلبہ خُشَنیؓ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا جب آپ ﷺ غزوۂ خیبر کی تیاری کر رہے تھے۔ ابوثعلبہ بھی آپ کے ہمراہ خیبر روانہ ہو گیا اور غزوے میں شریک ہوا اس کے بعد خشین کے ۷ آدمیوں کا ایک اور

وفد آ کر مسلمان ہوا اور پھر واپس اپنی قوم کی طرف چلا گیا۔

خَطّاب: عدنان کے تمیم کا ایک بطن۔

الخلائق: مدینے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر عبداللہ بن ابی جحش کی زمین۔ آج کل اس کو خلیقۃ عبداللہ کہتے ہیں۔ اس میں کھیت اور کھجور باغ ہیں۔ غزوۃ العشیرہ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔

خلدون (ابن): عبدالرحمٰن ولی الدین۔ ولادت تیونس یکم رمضان ۷۳۲ ہجری، وفات قاہرہ، ۱۵ رمضان ۸۰۸ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ ۴۲ سال کی عمر میں اپنی مشہور تاریخ لکھنا شروع کی جس کا عربی نام کتاب العِبَر ہے اور مقدمے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں ہے۔ یہ کتاب انسانی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے۔

خَلَف: عدنان کے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

الخَنَادِمُ: مکہ کا ایک پہاڑی سلسلہ جو مسجد حرام کے قریب جبل ابی قبیس اور شعب ابی عامر سے شروع ہوتا ہے اور مشرق میں المفجر تک چلا جاتا ہے۔ اور جنوب میں المفجر الغربی تک جاتا ہے۔ فتح مکہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الخَندَق: وہ خندق جو ۵ ہجری میں غزوۂ احزاب کے موقعے پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے مدینے کے دفاع کے لئے کھودی تھی۔

خَوْد: لوہے کی ٹوپی جسے دوران جنگ سر اور چہرے کی حفاظت کے لئے اُوڑھا جاتا ہے۔

خَوْلان بن عمرو: قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

الخَیَالُ: حِمٰی ضریہ کی طرف جانے والا ایک راستہ۔ بنی تغلب کا علاقہ۔

خَیمَتا ام مَعْبَدْ: المُشَلَّل سے قُدَید تک ۳ میل کی مسافت ہے ان دونوں کے درمیان ام معبد کے دو خیمے تھے۔ سفر ہجرت میں رسول اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کچھ دیر یہاں ٹھہرے تھے۔

﴿ د ﴾

دارُ قُطنِیُ: ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی۔ ذوالقعدہ ۳۰۶ ہجری میں بغداد کے محلہ دار قطنی میں پیدا

ہوئے اسی نسبت سے دارقطنی کہلاتے ہیں۔ ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ ہجری میں انتقال ہوا۔ سنن دارقطنی اور بہت سی دیگر کتابوں کے مصنف ہیں۔

دَارِمی: ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام بن عبدالصمد تمیمی سمرقندی۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ قبیلہ تمیم کی ایک شاخ دارم سے نسبی تعلق کی بنا پر دارمی کہلاتے ہیں۔ ۱۸۱ ہجری میں خراسان کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے، ۸ ذوالحجہ ۲۵۵ ہجری میں سمرقند میں انتقال ہوا۔

الدَّارُوْمُ: مصر جاتے ہوئے فلسطین میں غزہ کے بعد ایک شہر۔ الدّارُوْمُ اور غزہ کے درمیان ۴ فرسخ کی مسافت ہے۔ اس کا ذکر سریہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میں آتا ہے جو محرم ۱۱ ہجری میں شام کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یہ آخری سریہ تھا جو آپ نے بھیجا۔

دَارِیِّین کا وفد: ۹ ہجری میں یہ وفد اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا جب آپ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ اس میں ۱۰ آدمی تھے جو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ وفد آپ ﷺ کی وفات تک مقیم رہا اور آپ ﷺ نے ان کو خیبر کی ایک سو وسق کھجور دینے کی وصیت فرمائی۔ (ایک وسق، ایک اونٹ کا بوجھ یا ۶۰ صاع کے برابر ہوتا ہے)

داؤد (ابو): سلیمان بن الاشعث، کنیت ابوداؤد، ولادت سجستان ۲۰۲ ہجری، وفات جمعہ ۱۶ شوال ۲۷۵ ہجری، عمر ۷۳ سال۔ پانچ لاکھ احادیث میں سے ۴۸۰۰ حدیثیں چھانٹ کر انہوں نے اپنی سنن مرتب کی، یہ پہلے محدث ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کا نام سنن رکھا، سنن میں احکام احادیث درج ہوتی ہیں۔ بعد میں کئی محدثین نے ان کی پیروی کی۔ سنن ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ایک مشہور کتاب ہے۔

دَبَا: عمان میں عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار۔ یہ بازار دَمَا کے علاوہ ہے۔ دَمَا میں بھی بازار لگتا تھا۔ عمان کا قدیم قصبہ۔ غالباً ۱۱ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔

الدَّبَّۃُ: بدر کے قریب ایک جگہ۔ بدر اور الاصافر کے درمیان ایک شہر۔

دُجَانہ (ابو): مشہور صحابی ہیں، قبیلہ خزرج کے سردار اور سعد بن عبادہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے اور تمام غزوات میں شریک رہے۔

دَحْنَا یا دُحْنٰی یا دِحْنَی: مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ سِیفُ البحر کے پاس ایک جگہ۔

دِرْھَمْ: چھ دانگ کے برابر۔ چاندی کا ایک سکہ جس کا وزن ۸/۱۱ اونس ہوتا ہے۔ جمع دَرَاھِمْ۔

دُرَیْد بن الصَّمَّه: یہ بنوجشم میں سے تھا۔ کافی عمر رسیدہ اور فن حرب کا ماہر تھا۔

دَغْنَه: قبیلہ قارہ کا سردار۔

دَمَا: عمان کے نواح میں ایک شہر۔ جہاں عرب کا مشہور بازار لگتا تھا۔

دُمَّا: بغداد میں ایک جگہ۔

دَوْس کا وفد: یہ ۷۰ یا ۸۰ آدمی تھے جو حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ کی دعوت و تبلیغ سے مسلمان ہوکر غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ خیبر کی غنیمت میں سے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی حصہ عطا فرمایا۔

دَوْس بن عَدْوَانَ: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا قبیلہ۔

الدَّهْنَاءُ: دیار بنی تمیم میں ایک معروف جگہ۔ البصرہ سے مکہ کے راستے میں ایک منزل۔

دَیَّهْ: ایک بستی کا نام جو اَصَاخِر کی پہاڑیوں کے نشیب سے آگے واقع ہے۔

﴿ذ﴾

ذَاتُ الجَیْش: مدینے کے قریب البیداء سے آگے اور ذوالحُلَیْفَهْ سے چھ میل پر وادیٔ عقیق میں ایک مقام۔ ذوالحلیفہ اور تربان کے درمیان ایک وادی۔ بدر جاتے ہوئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلوں میں سے ایک منزل تھی۔ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر بھی آپ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

ذَاتُ الحَنْظَلُ: شعب الشیق کے آخر میں بلدح کی طرف ایک پہاڑی راستہ۔

ذَاتُ الخِطْمِیّ یا الخَطْمَی یا الخَطْمَاءُ: تبوک کے جنوب سے مدینے کی طرف ۵ مرحلوں پر ایک جگہ۔ مدینے سے تبوک جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک مسجد بھی بنائی تھی۔

ذَاتُ الرِّقَاعُ: جہاں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا وہاں اسی نام کا ایک درخت تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے جس میں کالی، سفید اور سرخ رنگ کی دھاریاں ہیں گویا کہ

وہ پہاڑ میں پیوند ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ السعد اور الشُّقرَۃُ کے درمیان النخیل کے قریب مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر ایک جگہ۔

ذَاتُ الزِّرَابُ: مدینے اور تبوک کے درمیان تبوک سے ۲ مرحلوں پر ایک جگہ۔

ذَاتُ المَنارُ: ارضِ شام کے شروع میں حجاز کی طرف ایک جگہ۔

ذَاتُ اَجۡذَالُ یا اَجۡذَالُ: مضیق الصفراء کے قریب ایک جگہ۔ بدر جاتے ہوئے ۵ برید پر ایک جگہ۔ مدینے اور بدر کے درمیان ۷ برد کی مسافت ہے۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آتا ہے۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی تدفین بھی ذاتُ اجذال میں ہوئی۔

ذَاتُ اَنۡوَاطُ: انواط ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کو لٹکا دیا جائے۔ مکہ مکرمہ کے قریب ایک عظیم اور سرسبز درخت۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ اس کو پوجتے تھے۔ لوگ ہر سال ایک مقررہ اور معلوم دن میں اس درخت کے پاس جا کر اس کی تعظیم کرتے تھے، اپنے ہتھیار اس پر لٹکاتے تھے، اس کے پاس جانور ذبح کرتے تھے، اور اس کے گرد اعتکاف کرتے تھے۔ یہ بھی مذکور ہے کہ جب وہ لوگ حج کے لئے آتے تو وہ اپنی چادریں اتار کر اس پر لٹکا دیتے اور وہ لوگ بیت اللہ کی تعظیم کے لئے اس میں چادروں کے بغیر داخل ہوتے تھے۔ اسی لئے اس درخت کو ذَاتُ اَنۡوَاطُ کا نام دیا گیا۔ اس کا ذکر غزوۂ حنین میں آتا ہے۔

ذُبَابُ یا ذِبَابُ: مدینے کا ایک پہاڑ۔ شام سے مدینے آنے والے راستے کے بائیں جانب ثنیۃ الوداع کے بالائی حصے میں اسی پہاڑ پر مسجد الرایہ ہے۔

ذِبۡیَانُ (بنو): شمالی حجاز میں بنو تیماء کے جنوب میں آباد تھے۔

الذَّبِیۡحَیۡن (ابن): دو ذبیحوں کا بیٹا۔ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ذبیحین سے مراد آپ ﷺ کے والد حضرت عبد اللہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔

ذَرۡوَانُ: دیکھئے بِئر ذَرۡوَانُ۔

ذَرِیۡرَۃ: ایک خوشبو کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ذُوالحُلَیۡفَۃ میں غسل کے بعد حج کا احرام باندھنے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے جسم اطہر اور سر مبارک پر یہ خوشبو لگائی تھی۔

ذُو الْجَدْرُ: قباء کے نواح میں مدینے سے ۶ یا ۸ میل کے فاصلے پر جبل عیر کے قریب ایک چراگاہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ الغابہ سے متصل تھا۔

ذُو الْجِیْفَۃُ: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ۔

ذُو الْخَلَصَۃُ یا الخَلْصَۃُ: ایک گھر کا نام جس میں ایک بت نصب تھا۔ گھر کو الخلصۃُ کہتے تھے اور بت کو ذو الخَلَصہ کہتے تھے۔ مکہ اور یمن کے درمیان تبالہ میں مکے سے ۷ رات کی مسافت پر عرب کا ایک بت جس کو ۱۰ ہجری میں جریر بن عبداللہ البجلی نے منہدم کیا۔

ذُو خُشُبٌ: مدینے سے ایک رات کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک وادی۔ یہاں بڑی تعداد میں پانی کے چشمے ہیں۔ ابو قتادہ کا جو سریہ فتح مکہ سے پہلے بطن اضم بھیجا گیا تھا اس میں اس کا ذکر آتا ہے۔ واقدی نے غزوۂ تبوک میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد بھی ہے۔

ذُو الْعُشَیْرَۃُ یا العُسَیْرَۃُ: بطنِ ینبع میں ایک جگہ۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ارض بنی مدلج میں ینبع کے نواح میں ایک جگہ۔ ینبع اور ذی المروۃ کے درمیان ایک چھوٹا قلعہ غزوۂ عشیرۃ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا غزوہ تھا، یہیں ہوا تھا۔

ذُو العَصَوَیْنُ یا العَضَوَیْنُ یا الغَضَوَیْنُ: جاسر کہتے ہے کہ وادی النخل کے قریب وادی مجاح میں ۲ بڑے ٹیلے جو وہاں معروف ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو عصا کہتے ہیں۔ دونوں قریب قریب واقع ہیں اس لئے ان کو عصوین کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو العصا الیمنیٰ (دایاں ٹیلہ) اور دوسرے کو العصا الیسریٰ (بایاں ٹیلہ) بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت میں آتا ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ راستے کے راہنما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی راہنمائی مرجح کی طرف کی، پھر ذی کشر کی طرف اور پھر وہ ان کو لے کر آگے چلا۔

ذُو الفِقَار: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام جو آپ کو غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں ملی تھی۔ بعد میں یہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور پھر عباسی خلفاء کے پاس رہی۔

ذُو کِشْدُ یا کَشْرُ: مکہ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ حدیثِ ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ذُو النُّخَیْلُ: مکہ کے قریب مُغَمَّس اور الاَثْبِرَۃُ کے درمیان ایک پانی کی جگہ۔ اس نام کی جگہ کے نواح میں بھی ہے۔

ذُو الهَرْمُ یا الهَرِمُ یا الهَرَمُ یا الهَزْمُ: طائف میں عبدالمطلب کا کنواں۔ زم زم کی کھدائی کے بعد عبد المطلب نے طائف جا کر یہ کنواں کھودا تھا۔

ذُؤَیب (ابو): حلیمہ سعدیہ کے والد کا نام۔

ذِیْ یَزَنُ: حِمْیَر کے شاہی خاندان کے ایک فرد سیف کا باپ۔

﴿ ر ﴾

رَاتِجُ یا رَابِحُ: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعے کا نام۔ یہ یہود کا اطم تھا۔ وادی بطحان کے مغربی جانب ایک چھوٹا پہاڑ۔

رَاسِبُ: راسب بن الخزرج یہ قضاعہ کا بطن ہے۔ یہ لوگ بصرہ میں مقیم تھے۔

رَاكِسٌ: ایک وادی کا نام جو عُکاظ کے قریب واقع تھی۔

رَامِسٌ: دیار محارب میں ایک جگہ۔

رَامُشْنٌ: بخارہ کے علاقے میں ایک بستی۔

رِبَاحُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ بعض نے اس کو ریاح لکھا ہے۔

رَبِیْعَه: بنی کلاب کا ایک بطن۔ یہ لوگ مصر میں رہتے تھے۔

رَبِیْعَه بن حازم: قحطانیوں کے قبیلہ طیٔ کا ایک بطن جو بلاد شام میں رہتے تھے۔

رَبِیْعَه بن نِزَار: عظیم شعب جس میں بڑے بڑے قبائل اور بطون ہیں۔ یہ لوگ بلا دنجد اور تہامہ میں قرن المنازل، عُکاظ، حنین، ذات عرق اور وادی عقیق وغیرہ میں رہتے تھے۔

رِزامُ بن مالک: عدنانیوں کے تمیم میں سے حنظلہ کا حیّ (کنبہ جو قبیلے سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

رَفْرَف: ایک مسند جس پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں مقام صریف الاقلام سے مقام قاب قوسین تک پہنچے یعنی آپ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

رِقَاعُ: چندیاں۔ چیتھڑے۔ یہ رقعہ کی جمع ہے۔

الرُّقَیبَۃُ: خیبر کے پہاڑوں میں ایک پہاڑ۔

رُکانہ بن عبد بن یزید بن ہاشم: یہ قریش میں سے طاقتور ترین شخص تھا۔ ایک روز مکے کی ایک وادی میں آپ ﷺ کا سامنا ہوگیا۔ آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی مگر اس نے قبول نہیں کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں کشتی میں پچھاڑ دوں تو قبول کروگے، رکانہ اس پر راضی ہوگیا۔ پھر آپ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ دیا اور وہ کہنے لگا کہ دوبارہ آؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ پچھاڑ دیا اور وہ ایمان لے آیا۔

رُکُبَۃُ: طائف کی ایک وادی۔ حجاز میں غمرہ اور زات عرق کے درمیان ایک جگہ۔ مکے اور عراق کے درمیان ارض بنی عامر میں ایک جگہ۔

رکن حجرِ اسود: بیت اللہ کا وہ کونہ جس میں حجرِ اسود نصب ہے۔

رکن شَامی: بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جو شام کی طرف ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی کونہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن یَمَانِیُ: بیت اللہ کا جنوب مغربی کونہ جو یمن کی جانب ہے، طواف کے دوران اس کو چھونا سنت ہے

رَکُوبَۃُ: مکے اور مدینے کے درمیان عَرج کے قریب ایک مشکل پہاڑی راستہ۔ العرج سے مدینے کی طرف جاتے ہوئے ۳ میل پر ایک جگہ۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول ﷺ جبل وَرِقَانُ اور قُدسُ الاَبیَضُ کے قریب اس راستے سے گزرے تھے۔

رِمَعُ: یمن میں بلاد عک میں ایک جگہ۔

رَمَلُ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس کے صرف پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر تیزی سے چلنا۔ اگر کوئی پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائے اور دوسرے یا تیسرے چکر میں یاد آئے تو جس چکر میں یاد آئے، اس میں رمل کرے۔ اگر پہلے تینوں چکروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل کرنے کی ضرورت نہیں، طواف صحیح ہوجائیگا۔ رمل صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

رَملَہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور ابوسفیان کی لڑکی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نام۔

رَمِیُ: جمارات (عرف میں شیطانوں) کو کنکریاں مارنا۔

روزہ: لغوی اعتبار سے روزہ کے معنی انسان کا کسی چیز مثلاً کھانے پینے یا بات چیت کرنے سے باز رہنا اور شرعی اعتبار سے عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور

وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

رَھَاوِیِّین کا وفد: اس وفد میں ۱۵ آدمی تھے جو ۱۰ ہجری میں آکر مشرف باسلام ہوئے۔ دوسرے وفود کی طرح ان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام واکرام سے نوازا۔

رُؤَاسُ بن کِلاَب کا وفد: اس قبیلے کا ایک شخص عمرو بن مالک بن قیس بن بُجَید بن رؤاس بن کلاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا۔ واپس جاکر اس نے اپنے قبیلے کو دعوت اسلام دی۔

﴿ز﴾

زُبَید کا وفد: اس وفد میں ۱۰ آدمی تھے اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ چند روز قیام کرنے کے بعد یہ لوگ اپنے بلاد کی طرف واپس چلے گئے اور اسلام پر قائم رہے۔

الزُّبَیر بن العوام: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبدالعزیٰ کا ایک بطن۔

الزُّجّ یا زُجّ لاوَۃ: نجد میں ضریۃ کے نواح میں ایک جگہ۔

الزُّجَیج: البصرہ اور مکہ کے درمیان سواج کے قریب ایک جگہ جہاں حاجی ٹھہرتے تھے۔ البصرہ سے مکہ جاتے ہوئے فلج سے ۲ مرحلوں پر ایک جگہ۔

زَغْبَاءُ (ابن): یہ عدی بن ابی الزَغْبَاءُ ہیں، ان کا تعلق قبیلہ جُھَیْنَۃ سے تھا اور یہ انصار کے حلیف تھے،

زُغْبَہ: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا قبیلہ۔

زُنَیم (ابن): ایک مشہور صحابی۔ حُدَیْبِیَۃ میں قیام کے دوران ایک روز مشرکوں کی ایک جماعت نے مسلمانوں پر پتھر اور تیر پھینکنے شروع کردیئے حضرت ابن زُنَیم پہاڑی پر چڑھ گئے تھے۔ مشرکوں نے ان کو تیر مار کر شہید کردیا۔

زُھرہ (بنو): قریش کا ایک قبیلہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کے سردار کی بیٹی تھیں۔ فتح مکہ کے بعد یہ سارا قبیلہ اسلام لے آیا۔

زُھَیر: قحطانیوں کے جذام کا ایک بطن۔ ان لوگوں میں سے اکثر شام اور مصر میں رہتے تھے۔

﴿س﴾

السَبخَۃُ: البصرہ میں ایک جگہ۔ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ مدینے میں جبل سلع سے متصل ایک جگہ۔ مدینے میں جبل عینین اور جرف کے پاس کی زمین۔ خیبر میں وادی النطاۃ اور الشق کے درمیان ایک جگہ۔

سَحِیم کا وفد: اسود بن سلمہ، بنی سحیم کے وفد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا۔ آپ ﷺ نے اہلِ وفد کو ان کی قوم کی طرف لوٹا دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دیں۔

سِرَّیْنُ: مکہ کے قریب ساحل بحر پر ایک چھوٹا شہر جو جدہ سے زیادہ قریب ہے، اس کے اور مکہ کے درمیان ۴ یا ۵ دن کی مسافت ہے، صنعاء کے علاقے میں بھی ایک بستی ہے جس کو السِرَّیْنُ کہتے ہیں۔

السَعْدَ: نصر کہتے ہیں کہ یہ حجاز کا ایک پہاڑ ہے۔ اس کے اور الکدید کے درمیان ۳ میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں محلات ہیں بازار اور میٹھا پانی ہے، یہ مقام فید سے مدینے جانے والی شاہراہ پر آتا ہے۔

سَعَدَ (بنو): ہوازن کی ایک شاخ۔ حلیمہ سعدیہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیرخوارگی کا زمانہ اسی قبیلے میں گزارا تھا۔

سعد بن بکر کا وفد: یہ وفد ایک شخص ضمام بن ثعلبہ پر مشتمل تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوال کیے اور اپنے بارے میں بتایا کہ اس کو اس کی قوم نے بھیجا ہے۔ پھر وہ یہ کہہ کر روانہ ہوگیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے میں اس میں نہ کچھ کمی کروں گا اور نہ زیادتی اس کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ واپس جا کر اس نے اپنی قوم کو دعوت اسلام دی اور شام تک تمام قبیلہ اسلام لے آیا۔

سعد بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن جو بحرین میں اَحسَاء اور اَبرِین کے پاس رہتے تھے۔

سعد العُشَیرَۃُ کا وفد: اس قبیلے کے لوگوں نے پہلے اپنے بت کو جس کو فرّاض کہا جاتا تھا۔ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ پھر اپنے اسلام کے اظہار کے لئے انہوں نے چند آدمیوں کا ایک وفد مدینے بھیجا۔

سَعْد بن مُعَاذْ: قبیلہ بنی عبد الاَشہلُ کے سردار کا نام۔

سعد بن ھُذَیم کا وفد: اس قبیلے کے چند لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ واپسی کے وقت آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ان میں سے ہر ایک کو چند اوقیہ چاندی دیں۔

السعدی: بنی سالم کے میمون کا ایک عشیرہ۔ یہ لوگ مدینے کے راستے پر رہتے تھے۔

سُفیان: ثقیف کا ایک بطن جو طائف کے اطراف میں جنوب مشرق کی طرف آباد تھے۔

سُفیان: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے جو شم کا ایک بطن یہ لوگ شمالی افریقہ میں آباد تھے۔

سُفیان: عدنانیوں میں حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف کا ایک فخذ جو بنو ابو سفیان کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سُکَین: فزارہ کا ایک حیّ۔

سَقِیفَۃُ بنی سَاعِدَۃُ: بنوخزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب ایک سائبان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال کے بعد بہت سے انصار یہاں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ حضرت سعد بن عبادہ کو رسول اللہ ﷺ کا جانشین مقرر کر دیا جائے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما واقعے کی اطلاع ملتے ہی سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے اور انصار سے خطاب کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر تمام انصار نے حضرت ابو بکر کی بیعت کی۔

سَلاَمَانُ کا وفد: شوال ۱۰ ہجری میں ۷ آدمیوں پر مشتمل اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی بیعت کی۔ جب واپس جانے لگے تو آپ نے ان میں سے ہر ایک کو پانچ اوقیہ چاندی دی۔

سَلاَمَۃ: بنی اسد کا ایک بطن۔ یہ لوگ شُقُوق میں رہتے تھے جو مکہ کے راستے پر واقصہ کے بعد ایک منزل ہے۔

السَّلِیْلَۃُ: الربذہ میں ایک جگہ۔ قطن میں بنی حارث بن ثعلبہ کا پانی۔

سُلَیم کا وفد: بنی سُلیم کے ایک شخص قیس بن نُسَیبَۃ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ سوالات کیے۔ آپ نے اس کے سوالات کے جوابات دیے اور اس کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آیا۔ پھر اس نے واپس جا کر اپنی قوم کو دعوت اسلام دی تو جلد ہی سب کے سب اسلام لے آئے یہاں تک کہ فتح مکہ کے سال ان کے سات سو یا ایک ہزار آدمی قدید میں آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔

سُلَیم بن فَهم: قحطانیوں میں دوس کا ایک قبیلہ جو سرات میں رہتے تھے۔

سُلَیم بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک عظیم قبیلہ۔ یہ لوگ خیبر کے قریب نجد کے بالائی علاقے میں رہتے تھے۔

سُوَاجٌ: جبالِ غنیٰ میں سے ایک پہاڑ۔ البصرہ سے آنے والے حاجوں کے راستے پر فَلَجَہ اور الزجیج کے درمیان ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ یمن میں ایک وادی ہے۔

سَهم بن معاویہ: ہذیل کا ایک بطن۔ یہ لوگ ودان کے قریب جروف میں رہتے تھے۔

السِیُّ یا السِیءُ: بلادِ عرب میں ایک مشہور جگہ۔ البصرہ سے مکہ کے راستہ پر الشکیبہ اور الوجرہ کے درمیان طریق مکہ کے دائیں جانب مکہ سے ۳ دن کی مسافت پر ایک جگہ۔ کتب سیرت میں اس کا ذکر سریہ شجاع بن وہب الاسدی میں ملتا ہے جو ۸ ہجری میں بنی عامر کی طرف السی ء بھیجا گیا تھا۔

سَیَرُ یا سَیّرُ: النازیہ اور الصفراء کے درمیان ایک جگہ۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ وادی الصفراء میں ایک شعب یعنی پہاڑی درہ ہے۔ یہ مدینے سے ۳ رات کی مسافت پر ہے۔

﴿ش﴾

شَابَةٌ: السلیلہ اور الربزہ کے درمیان جبال غطفان کا ایک پہاڑ۔

شَاكِرٌ: بنی کلاب کا ایک بطن۔ یہ لوگ مصر میں آباد تھے۔

الشَّبَكَةُ: حَبَشی میں سُمَیرَاء کے قریب بنی اسد کے پانی کی جگہ۔

الشُّبَیْکُ: بلاد بنی مازن میں ایک جگہ۔

الشُّبَیْکَۃُ: العرجاء کے قریب ایک وادی جس میں بیشمار کنوئیں ہیں۔مکہ اور الزاہر کے درمیان التنعیم کے راستے پر ایک جگہ جہاں بصرہ سے آنے والے حاجی ٹھہرتے تھے۔اس کے اور وجرہ کے درمیان کئی میل کا فاصلہ ہے۔بنی سلول کے پانی کی جگہ۔

الشَّجَرَۃُ: مدینے سے سات میل پر ذوالحلیفہ میں ایک درخت جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھا کرتے تھے۔مسجد ذوالحلیفہ اسی کی طرف مضاف ہے۔یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کو مسجد الشجرہ بھی کہتے ہیں۔بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کی طرف نکلتے تو مسجد الشجرۃ میں نماز پڑھتے اور جب مکہ سے لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں نماز میں پڑھتے جوبطن وادی میں تھی۔اور وہیں رات گزارتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

ایک الشجرہ حدیبیہ میں بھی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ فتح کی آیت ۱۸ میں آتا ہے۔ (لقد رضی اللہ .... الشجرہ) اس کو شجرۃ الرضوان بھی کہتے ہیں، کیوں کہ بیعت رضوان اسی درخت کے نیچے ہوئی تھی۔

شِعَابُ مکہ: مکہ میں بہت سے شعاب یعنی گھاٹیاں ہیں جن کو شعاب مکہ کہا جاتا ہے۔بعض کے نزدیک ۷۰ گھاٹیاں ہیں۔

شِعْبُ البَیْعَۃُ: اس کو شعبُ الانصار و شعب العقبہ بھی کہتے ہیں۔یہ شعب منیٰ میں ہے اور جمرۃ العقبہ سے مکہ کی طرف تقریباً ۵۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔اسی شعب میں بیت عقبہ ہوئی تھی۔اب یہاں مسجد العقبہ کے نام سے ایک مسجد بنادی گئی ہے۔

شِعْبُ العُجُوْزُ: عجوز عمر رسیدہ عورت (بڑھیا) کو کہتے ہیں۔یہ گھاٹی مدینے کے قریب ہے۔بعض نے اس کو شَرْجُ العجوز لکھا ہے اور اس پر متفق ہیں کہ یہ جگہ مدینے کے قریب ہے۔اسی کے قریب کعب بن اشرف یہودی قتل ہوا تھا۔

شِعْبُ اُحُدُ: جبل احد کی ایک گھاٹی جس کا ذکر غزوۂ احد میں آتا ہے۔

شُعْبَۃُ عبد اللہ: الشُّعَبُ کا واحد۔یلیل کے قریب ایک چشمہ۔ یہ ایک وادی ہے جس کے بالائی حصے میں وادی الصفراء ہے زیریں حصے میں بدر۔غزوۂ ذی العشیرہ کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مقامات سے گزرے تھے ان میں اس کا ذکر بھی آتا ہے۔

شعبی: ابوعمرو بن شراحیل بن عمرو الشعبی۔مشہور محدث اور امام ابوحنیفہ کے استاد۔انہوں نے ۵۰۰

صحابہ کرام سے احادیث سنیں۔

الشُّعُوْ: الدہناء میں بنی تمیم کا علاقہ جہاں کثرت سے نبات ہوتی تھیں۔

شُقْرَۃ: سرخ و سفید ہونا۔ خیبر کی طرف ایک وادی۔

شَکَرُ: جرش کے قریب یمن کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔

شَنَاخِیبُ: بلند پہاڑی چوٹیاں۔ واحد شِنَاخٌ

شِنَارُ وشِیَارُ: دیار جذام میں حسمیٰ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ اس کا ذکر سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔ جو ارض جذام میں حسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

الشَّوْطُ: وادی قناۃ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ مدینے کے ایک مشہور باغ کا نام۔ اس کا ذکر غزوۂ احد میں آتا ہے۔

شَیْبَانُ: ایک عرب قبیلہ جو عدن میں مقیم تھا۔

شَیْبَانُ کا وفد: اہلِ وفد نے مدینے حاضر ہو کر اپنی اور اپنے تمام قبیلے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور واپس چلے گئے۔

شَیْبَۃُ الحَمْدُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا لقب۔

شِیْث: ایک پیغمبر کا نام۔

الشِیْحَۃ: دیار بنی یَرْبُوع میں حَزْنُ کے قریب ایک جگہ۔

شَیْخَیْن: شیخین دو ٹیلوں کا نام تھا جو مدینے اور احد کے درمیان واقع تھے۔ ان ٹیلوں میں سے ایک پر ایک نابینا یہودی رہتا تھا اور دوسرے پر ایک نابینا یہودیہ رہتی تھی۔ اس لئے یہ ٹیلے شیخین کے نام سے مشہور تھے۔

شَیْرُوْیَہ: شاہِ ایران خسرو پرویز کا لڑکا جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔

الشِّیْقُ: پہاڑ کی تنگ درز جہاں سے پہاڑ پر چڑھنا ممکن نہ ہو۔ پہاڑ کی دراڑ جس پر چڑھنا ممکن نہ ہو۔

﴿ص﴾

الصَّادِرَۃُ: مشہور سدرۃ کا نام جو طائف میں نخب کے پاس تھا۔ غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔

آج کل اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کو مسجد الصادرہ اور مسجد النخب کہتے ہے۔

صَبِیح: عدنانیوں میں فزارہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بُرقہ میں رہتے تھے جو مدینے کے قریب صدقے کے اموال کی جگہ تھی۔

صحابی: جس شخص نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری آنکھ سے دیکھا۔ احادیث میں صحابہ کرام کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔

صَخر: عدنانیوں میں تمیم کے بنی مِنقَر کا ایک قبیلہ۔

صُدَاء کے وفود: ۱۵ اشخاص پر مشتمل یہ وفد ۸ ہجری میں آیا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوا۔ اہلِ وفد نے اپنی قوم کے باقی لوگوں کی طرف سے بیعت کی جو حاضر خدمت نہ ہو سکے تھے۔ پھر ان لوگوں نے واپس جا کر اسلام کی تبلیغ شروع کی تو یمن کے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر ۱۰ ہجری میں ۱۰۰ افراد پر مشتمل ان کا ایک اور وفد حاضرِ خدمت ہوا۔

صَدِف کا وفد: اس وفد میں ۱۰ سے زیادہ آدمی تھے جو مسلمان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور سلام کئے بغیر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم مسلمان ہے آپ نے فرمایا پھر تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ پھر انہوں نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان کو بیٹھنے کے لئے کہا۔

صِرَارٌ: مدینے کا ایک پہاڑ۔ مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔ مدینے سے تین میل کے فاصلے پر عراق کے راستے میں زمانۂ جاہلیت کا ایک کنواں۔

الصَعِیدُ: وادیٔ القریٰ میں زمانۂ جاہلیت کا عرب کا ایک بازار۔ شام کے نواح میں وادی القریٰ کا ایک قصبہ۔

صُفرَۃ کا وفد: ابوصفرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

الصَّمْغَۃُ: مدینے کے شمال میں قناۃ کے قریب ایک جگہ۔ غزوۂ احد میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صُوْرِیَا (ابن): ایک یہودی عالم، اسی نے کہا تھا کہ یہود خوب جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں مگر یہ لوگ آپ ﷺ سے حسد کرتے ہیں۔

﴿ض﴾

ضَبَّة بن اُدّ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ شمالی تہامہ میں بنی تمیم کے قریب رہتے تھے۔

الضَّبُوعَةُ: مدینے کے قریب یلیل کے پاس ایک جگہ۔غزوۂ ذی العشیرۃ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ضِرَارُ (مسجد): دیکھئے مسجد ضرار۔

ضَمْرَة (بنو): یہ قبیلہ مدینے کے اطراف میں آباد تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلے کے سردار مخشی بن عمرو ضَمِری سے ۲ ہجری میں امن کا معاہدہ کیا تھا۔

ضَمْرَة بن بکر: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن ۔یہ لوگ جحفہ اور وَدّان اور بزواء کے قریب رہتے تھے۔

الضَّیِقَةُ: حنین اور طائف کے درمیان ایک راستے کا نام۔

﴿ط﴾

طَابَةُ: مدینے منورہ کا ایک نام۔

طَحَا: ایک بستی کا نام جو مصر میں نیل کے مغرب میں واقع ہے،امام طحاوی اسی کی جانب منسوب ہیں

طَحَاوِیُ: احمد بن محمد بن سلامۃ ،ابوجعفر الطحاوی الازدی،مشہور امام،محقق ومحدث،حافظ الحدیث،۲۳۹ ہجری میں ولادت ہوئی،اور۳۲۱ ہجری میں وفات پائی،بہت سی کتب کے مؤلف ہیں جن میں مشہور یہ ہیں،شرح معانی الآثار(طحاوی شریف)احکام القرآن،مشکل الآثار،کتاب مناقب ابی حنیفہ وغیرہ،مصر کی ایک بستی طحا کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے طحاوی کہلاتے ہیں۔

طَرَفَةُ: بلاد اندلس میں قرطبہ میں ایک مسجد۔

طَسم: عربِ بائدہ کا ایک قبیلہ۔

طَعِیمَۃُ بن عدی الخیار: جبیر بن مطعم کا چچا جس کو بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا تھا۔

طَیٔ (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ جو نجد میں آباد تھا۔ مشہور حاتم طائی کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے نے ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

طَیٔ کا وفد: بنی طی یمن کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ اس کے وفد میں ۱۵ آدمی تھے۔ جن میں قبیلے کے ۲ سردار زید الخیل اور عدی بن حاتم بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعوت اسلام دی تو سب نے اس کو قبول کرلیا۔ پھر آپ نے ہر ایک کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی اور زید الخیل کو ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی اور دو جاگیریں عطا فرمائی۔ اور ان کا نام زید الخیر رکھدیا۔

طیالسی: سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی۔ ان کی کنیت ابوداؤد تھی۔ ولادت ۱۳۳ھ، وفات ۲۰۳ یا ۲۰۴ھ، عمر ۷۲ سال۔ اس کی مُسند کو تمام مسانید پر شرفِ تقدمِ زمانی حاصل ہے نیز اس مسند میں ثنائی روایات بھی موجود ہیں اور ثلاثیات تو بہت زیادہ ہیں۔

﴿ظ﴾

ظَاعِنَہ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

ظَبْیَان: یمن میں ایک پہاڑ۔

ظَفَارُ: صنعاء کے قریب یمن کا ایک پہاڑ یا شہر۔

ظُلَیم: عدنانیوں میں بنی حنظلہ کا ایک قبیلہ۔

الظَّوَاھِر: حرب کے بنی سالم کا ایک بطن جو حجاز میں وادی الصفراء میں رہتے تھے۔

﴿ع﴾

عَاتکۃُ بنت عبد المطلب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا نام۔

عَاصُ بن وَائِل سَهْمِی: قریش کا ایک معزز سردار۔

عَاقِل بن البُکَیر: یہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ دارالارقم میں مسلمان ہوئے۔ ان کا پہلا نام غافل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام غافل کی بجائے عاقل رکھدیا کیوں کہ مسلمان ہونے سے پہلے آخرت سے غافل اور بے خبر تھے، اسلام لانے سے عاقل اور ہوشیار بنے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔

عَامُ الوُفُود: ۹ ہجری کا سال جس میں عرب قبائل کے وفود کثرت سے مدینے آئے اور اسلام قبول کیا۔

عَامِر: ہمدان کا ایک بطن جو یمن کی وادیٔ حُرض میں رہتے تھے۔

عَامِرُ بن صعصعه کے وفود: بنی عامر کے دو سردار عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لانے کی صورت میں اپنی لئے خلافت اور دیہی حکومت کے مطالبے کئے جو آپ نے منظور نہیں فرمائے۔ عامر یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ میں اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ پیادوں اور سواروں کے ذریعے آپ ﷺ پر عافیت تنگ کردوں۔ پھر دونوں گستاخوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد سزا مل گئی۔ عامر کی گردن میں طاعون کی گلٹی نکل آئی اور وہ اسی میں ہلاک ہوگیا۔ اربد پر آسمانی بجلی گری اور اس کا خاتمہ ہوگیا۔ بعد میں اس قبیلے کے ایک اور وفد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

عَامِرُ بن عُقَیل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

عَامِرُ بن فُهَیرَه: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام جو سفرِ ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ سفر کے دوران سراقہ بن مالک کو آپ ﷺ نے جو امن کی تحریر دی تھی وہ عامر بن فُہیرہ ہی نے لکھی تھی۔

عَامِرُ بن فُهَیرَهٗ: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔ یہ رات گئے اپنی بکریاں جبل ثور پر لے جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کا دودھ نوش فرما لیتے پھر رات کے آخری حصے کی تاریکی میں عامر بن فہیرہ اپنی بکریاں ہنکا کر واپس لے جاتا۔ ۳ رات تک وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

عَامِلَةُ بن الحَارِث: عرب کا ایک قبیلہ جو یمن سے نکل کر شام کے علاقے میں وادی القریٰ سے آگے آباد تھا۔

عُبَاد بن بَشِیر: عمرہ حدیبیہ کے سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ۲۰ سواروں کے ہمراہ

ہراول کے طور پر آگے روانہ فرمایا تھا۔

عَبْد: عمان کے حاکم کا نام جو ۸ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک پڑھ کر اپنے بھائی جَیْفَر کے ساتھ مسلمان ہوا۔ آپ کا نامۂ مبارک حضرت عمر بن العاص نے پہنچایا تھا۔ یہ نامۂ مبارک دستیاب ہو چکا ہے اور اس کی عکسی نقول بعض کتب میں شائع ہو چکی ہیں۔

عبدالبَرُّ (ابن): محمد یوسف بن عبدالبر۔ ان کی کنیت ابوعمر تھی۔ ولادت جمعہ ۲۵ ربیع الآخر ۳۶۸ ہجری میں وفات شاطبہ جمعہ ۲۹ ربیع الآخر ۴۶۲ ہجری، عمر ۹۴ سال۔ سیرت پر ان کی کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر معروف ہے، فقہ، حدیث میں ان کی تالیف کتاب ''التمہید'' نادرِ روزگار ہے۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، صحابہ کرام کے بارے میں گرانقدر تصنیف ہے۔

عَبْد بن عدی کا وفد: اس وفد میں حارث بن وَہْبَانُ اور عُوَیْمَرُ بن اَخْرَمُ بھی تھے۔ سب نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

عبد اللّٰہ: حلیمہ سعدیہ کے لڑکے کا نام جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دودھ پیا تھا۔

عبد اللہ بن جَدْعَانُ: یہ نہایت مہمان نواز اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ انہی کے مکان پر معاہدۂ حلف الفضول طے ہوا تھا۔

عبد اللّٰہ بن سَائِبْ: یہ صحابی ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تجارت تھے اور آپ کے حسنِ معاملہ کے معترف تھے۔

عبد اللّٰہ بن عباس: بنو عباس کے جد اعلیٰ جو مقاطعۂ بنی ہاشم کے دوران شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔

عبد اللہ بن ابی: رئیس المنافقین۔ مدینے کا ایک سردار جو منافق تھا۔

عبد اللّٰہ بن ابوبکر: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے۔ یہ بہت عقلمند، ہوشیار، بات کو جلد سمجھنے والے اور نوجوان تھے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غارِ ثور کے قیام کے دنوں میں یہ دن کے وقت قریش کے ساتھ رہتے، ان کے منصوبے اور خبریں معلوم کرتے اور رات کو غار میں پہنچ کر دن بھر کی خبریں آپ ﷺ بتادیتے۔ پھر صبح منہ اندھیرے ہی وہاں سے روانہ ہو کر مکے واپس آجاتے۔

عبداللّٰہ بن جَحْش: انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں بت پرستی سے انکار کر دیا تھا۔

عبد اللّٰہ بن زبیر: ان کی ولادت ہجرت کے پہلے سال ہوئی۔ ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

عبد اللّٰہ بن سَلَّامُ: یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور توریت کے بڑے عالم تھے۔ ان کا اصل نام حُصَین بن سَلَّام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام لانے کے بعد ان کا نام عبد اللہ بن سلام رکھا۔

عبد اللہ بن اَرْقَمْ: مشہور صحابی ہیں۔ ان کا مکان دارارقم کہلاتا تھا اور اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام کا مرکز تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کے مکان میں آکر اسلام قبول کیا تھا۔

عبد اللہ بن اُرَیْقطُ: ایک غیر مسلم جس نے ہجرت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نئے اور غیر معروف راستے سے مدینے پہنچایا تھا۔

عبد الدَّارُ بن قُصَیُ: قصی بن کلاب کے لڑکے کا نام۔

عبد شمس: عبد مناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

عبدالعُزّٰی: قصی بن کلاب کے لڑکے کا نام۔

عبد القیس کے وفود: یہ بحرین کا بہت بڑا قبیلہ تھا۔ جب یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ ان کے ساتھ جارود بن العلاء اور کچھ عیسائی بھی آئے تھے۔ جارود نے عرض کیا کہ ہم اس وقت بھی ایک مذہب پر ہیں۔ اگر ہم اسے چھوڑ کر آپ کے مذہب میں داخل ہو جائیں تو کیا آپ ضامن بن سکتے ہیں۔ آپ کی ضمانت پر جارود اور اس کے تمام ساتھی مسلمان ہو گئے۔

بیس آدمیوں پر مشتمل ان کا ایک اور وفد فتح مکہ کے سال آیا، دس دن قیام کیا اور سب لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے اور احکام دین کی تعلیم حاصل کر کے واپس چلے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو زادِ راہ کے ساتھ رخصت کیا۔

عبد المَدَان: قبیلہ بنو حارث کی ایک شاخ جو یمن میں آباد تھے۔

عبد المطلب بن ہاشم: جمہور کے نزدیک ان کا نام شیبۃ الحمد ہے۔ پیدائش کے وقت سر میں ایک بال سفید تھا اس لئے شیبہ لقب پڑ گیا۔ ان کی کنیت ابو الحرث تھی۔ ان کی سخاوت اپنے باپ ہاشم سے بھی زیادہ تھی۔ اور مہمان نوازی چرند و پرند تک پہنچ گئی تھی اسی لئے عرب کے لوگ ان کو فیاض اور مُطْعِمُ طَیْرُ السَّمَاء (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا) کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ''محمد'' انہوں نے ہی تجویز کیا تھا۔

عبد مُناف بن قُصَیُ: امام شافعی کے مطابق ان کا نام مغیرہ تھا۔ان کی ماں نے سب سے پہلے ان کو مَناۃ بت پر بھیجا تھا۔جس کو مُناف بھی کہتے ہیں۔اس لئے عبد مناف مشہور ہو گئے۔بہت حسین وجمیل تھے اس لئے ان کا لقب قَمَرُ البَطحَاء پڑ گیا۔

عبد یَالَیل: بنی ثقیف کے سردار کا نام۔مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مسعود۔

عَبس کا وفد: اس وفد میں ۹ افراد تھے۔یہ سب لوگ اسلام لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعاءِ خیر فرمائی۔

عُبَیدُ: وادی بطحان کے ایک جانب ایک چھوٹا پہاڑ۔

عُبَیدُ بن ثعلبہ: عدنانیوں میں بنی حنیفہ کا ایک بطن۔یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

عُتبہ: ابولہب کا ایک لڑکا جو فتح مکہ کے وقت اسلام لایا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا فرمائی۔

عُتبہ بن رَبِیعہ: طائف کے سفر میں جب بنو ثقیف کے سرداروں عبد یالیل، مسعود اور حبیب کے اکسانے پر اوباش لڑکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے انتہا پتھر برسائے اور آپ ﷺ زخمی ہو گئے اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کو بچانے کی کوشش میں زخمی ہو گئے تو آپ ﷺ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شَیبَہ کے باغ میں پناہ لی اور کچھ دیر ایک درخت کے سائے میں بیٹھے۔

عَثرٌ: یمن کا ایک شہر۔

عَثَّرُ: یمن کا ایک شہر۔جو مکہ سے دس دن کی مسافت پر ہے۔یہ ایسا مقام ہے جہاں شیر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

عثمان بن الحُوَیرِث: انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں بت پرستی سے انکار کر دیا تھا۔

عَجَمُ: یہ عرب کی ضد ہے۔اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو عرب نہیں ہے۔

عَدنَانُ: عرب کا ایک قبیلہ۔عدنان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں اکیسویں نمبر پر اور ملت ابراہیمی پر تھے۔

عَدِی (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ سے ہیں۔حضرت عمر کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

عُذرَہ: شمالی حجاز میں مدائن صالح کے شمال میں آباد تھے۔

عُذرہ کا وفد: صفر ۹ ہجری میں بنی عذرہ کے ۱۲ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

العُذَیْبُ: کہا جاتا ہے کہ یہ بنی تمیم کی وادی ہے۔ یہ کوفہ کے حاجیوں کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔ القَادِسِیَۃُ اور المُغِیْثَۃ کے درمیان پانی کی ایک جگہ۔ قادسیہ اور العذیب کے درمیان ۴ میل کا فاصلہ اور المغیثۃ اور العذیب کے درمیان ۳۲ میل کی مسافت ہے۔ ارض مصر میں بھی ریگستان کے درمیان الفرَ ما کے قریب اسی نام کی پانی کی ایک جگہ ہے۔

العُذَیْبَۃُ: ینبع اور الجار کے درمیان ایک بستی اور بعض کے نزدیک پانی کی ایک جگہ۔ مدینے کے قریب ساحلِ سمندر ایک شہر۔

عَرُبَۃُ: دشت۔ صحرا۔

عَرْج: مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیانی راستے کی ایک گھاٹی جہاں قافلے منزل کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سفر ہجرت اور حجۃ الوداع میں یہاں سے گزرے تھے۔ یہ رُوَیْثَہ سے ۱۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

العَرْجَاءُ: ارض مزینہ میں ایک جگہ۔

عُروَہ بن زبیر: ولادت، مدینہ ۱۹ یا ۲۲ ہجری۔ وفات، ۹۳ یا ۹۴ ہجری۔ ان کے والد حضرت زبیر بن عوام اور والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے بڑے بھائی تھے۔ مدینہ منورہ کے قدیم ترین محدثین اور فقہائے سبعہ میں ان کا شمار ہوتا ہیں۔ حضرت عُروَہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سیرت طیبہ اور مغازی پر کتاب لکھی۔

عُرَیْض: قناۃ کے قریب مدینے کی وادی۔ اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔

عَرِیف: قوم کا رئیس۔

عُرَیْفَطَانُ: یہ عرفطان کی تصغیر ہے۔ مکہ اور مدینے کے درمیان ایک بے آب و گیاہ وادی ہے جو مدینے سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے چڑھائی پر آتی ہے۔

عَسَاکِر (ابن): علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابوالقاسم ثقۃ الدین۔ ولادت دمشق محرم ۴۹۹ ہجری، وفات دمشق ۱۱ رجب ۵۷۱ ہجری، عمر ۷۲ سال۔ ابن عساکر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ ''تاریخ مدینہ دمشق'' ہے جو ۸۰ جلدوں میں تھی۔ اپنے زمانے کے مشہور فقیہ اور محدث تھے۔ مؤرخ کی حیثیت سے شہرت ہوئی۔

عَصَبه: قبلہ کے قریب سیاہ پتھروں والی زمین کا نام۔

العُصَیْبُ: بلاد بنی مزینہ میں ایک جگہ۔

عَفْرَاءُ یا عِفْرَی: فلسطین میں ایک قلعہ یا پانی کی جگہ۔ شام میں ایک جگہ۔

عَقَبَهُ بن ابی مُعِیط: وہ بدبخت جو اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹنے لگا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آ کر اس کو کندھے سے پکڑا اور آپ ﷺ سے دور کر دیا۔ اسی بدبخت نے ابوجہل کے کہنے پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر اس وقت آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی تھی جب آپ سجدے میں تھے۔ حضرت فاطمہ نے آ کر یہ اوجھ آپ کی پیٹھ سے اُتار پھینکا تھا۔

العَقَنْقَلُ: بدر میں ریت کے ایک ٹیلے کا نام۔

عُقَیْل بن کعب کا وفد: بنی عقیل کے ربیع بن معاویہ، مُطَرِّف بن عبداللہ اور انس بن قیس بن المنتفق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ان کو اس شرط کے ساتھ مقام عقیق عطا فرمایا کہ وہ نماز پڑھتے رہیں، زکوٰۃ دیتے رہیں اور اطاعت وفرماں برداری کرتے رہیں۔ اس قبیلے کے دیگر افراد بھی وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرتے رہے۔

عُقَیْل بن کعب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین میں رہتے تھے۔ پھر عراق کی طرف چلے گئے۔

عَکُّ: عدنان کے لڑکے کا نام۔

عِکْرِمَه: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ یہ لوگ العقبہ میں رہتے تھے جو مکے کے راستے میں واقصہ کے بعد ایک منزل ہے۔

عَلْقَمَهُ: حنظلہ بن عبدالمسیح بن علقمہ بن مالک بن مُرَبّی بن نُمَارَہ بن لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ حیرہ میں رہتے تھے۔

عَمَالِقَهُ: قدیم عرب کی ایک قوم جس کی طرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

عُمَانُ: یمن میں ایک شہر۔ بحرین کے نزدیک ایک جگہ۔

عِمْرَان بن ربیعه: بنو عمران بن ربیعہ بن عبس کا ایک بڑا بطن۔ یہ لوگ یمن میں مقیم تھے۔

[illegible] بنی حرب [illegible] بطن۔ ان میں سے کچھ لوگ نجد میں آباد تھے اور کچھ حجاز میں۔

عَمْرو: قحطانیوں میں جذام کے بنی صحر کا ایک بطن۔ یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

عَمْرو: قحطانیوں کے لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ مصر کے علاقے میں رہتے تھے۔

عَمرو بن مَعْدِیْ کَرِبْ کا وفد: بنی زُبَید کے کچھ لوگوں کا وفد لے کر عمرو بن معدی کرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔

عَمْرو بن ثَابِتْ: ان کا لقب اُصَیْرِمْ تھا۔ بنی عبد الاَشْہَلْ کے یہ واحد شخص ہیں جو قبیلے کے دیگر لوگوں کے ساتھ اسلام نہیں لائے تھے۔ یہ جنگ احد کے دن اسلام لاتے ہی جہاد کے لئے میدان میں پہنچ گئے اور شہید ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی۔

عَمْرو بن لحی: سب سے پہلا شخص جس نے شام کے علاقے سے بت پرستی کی بدعات عرب منتقل کیں۔

العَمَقُ: طائف کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ جہاں طائف کے محاصرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے۔ مدینے کے قریب ارض حجاز میں بلاد مزینہ کی ایک جگہ یا کنواں۔

العَمِیْسُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ملل اور فرش کے درمیان ایک وادی ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ٹھہرے تھے۔

عَنس کا وفد: اس قبیلے کا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو نے لالچ سے اسلام قبول کیا ہے یا خوف سے؟ اس نے عرض کیا لالچ تو اس لئے نہیں خدا کی قسم آپ کے پاس مال ہی نہیں اور خوف اس لئے نہیں کے خدا کی قسم جس شہر میں میں رہتا ہوں وہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے آخرت کا خوف دلایا گیا ہے اس لئے میں ایمان لایا ہوں پھر آپ نے زادراہ دے کر اس کو رخصت کیا اور وہ راستے ہی میں انتقال کر گیا۔

عَوْف: مُعَدْ کے لڑکے کا نام۔ (ابن سعد کے مطابق)

عَوْف: ثقیف کا ایک بطن جو طائف کی وادی لِیَّۃ میں مقیم تھے۔

عَوْف بن حارث انصاری: جنگ بدر میں عتبہ، شیبہ اور ولید کی مبارزت کی جواب میں عوف اپنے بھائی مُعَوِّذْ اور عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ مقابلے کے لئے نکلے مگر عتبہ نے ان سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اپنی قوم (قریش) میں سے برابر کے آدمی طلب کئے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن الحارث، حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔

العَیْرَۃُ: مکہ میں ابطح میں ایک جگہ۔

عِیلَانُ: مُضَرْ کے لڑکے کا نام۔

عَیْنُ النَّازِیَه: السوارقیہ سے ۳ میل پر بنی سُلیم کی ایک بستی۔

﴿غ﴾

غَافِقْ کا وفد: جُلَیْحَۃُ بن شَجَّارُ بن صُحَارُ الْغَافِقِیُ نے اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ مدینے آکر اسلام قبول کیا۔

غَامِدُ: یمن کا ایک قبیلہ۔

غَامِدُ کا وفد: ۱۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد ۱۰ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ان کو ایک تحریر دی جس میں احکام شریعت کی تعلیم تھی۔ پھر دوسرے وفود کی طرح آپ ﷺ نے ان کو زادِراہ دے کر رخصت فرمایا۔

غَزْۃُ: فلسطین کا ایک شہر جہاں امام شافعی پیدا ہوئے تھے۔ اسی شہر میں ہاشم بن عبد مناف نے وفات پائی تھی۔

غَسَّان: ایک عظیم شعب۔

غَسَّان کا وفد: ۳ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد رمضان ۱۰ ہجری میں مدینے آکر مشرف باسلام ہوا۔

غَمْرَۃُ: طریق مکہ کی منزلوں میں سے ایک منزل۔ اہل کوفہ کے حاجیوں کی راستے کی ایک منزل۔ ذات عرق کے نواح میں ایک جگہ۔ ذات عرق اور غمرۃ کے درمیان ۲۰ میل کی مسافت ہے۔ بعض حاجی یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

غَمِیْسُ: مدینے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔

الغَمِیْمُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی جو عسفان سے ۸ میل پر ہے۔ مدینے کے قریب رابغ اور جحفہ کے درمیان ایک جگہ۔

الغُمَیْمُ: بنی تمیم کے علاقے حنظلہ میں ایک وادی۔

الغُوْطَۃُ: اس کی جمع غَیْطَانٌ واَغْوَاطٌ ہے۔ دمشق کے ایک جانب نہایت سرسبز وشاداب مقام جو چاروں طرف سے نہایت بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔

﴿ ف ﴾

فَارِعٌ: مدینے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قلعہ۔ یہ جگہ اب مسجد نبوی کی توسیع میں آ چکی ہے۔

الفَاضِحَۃُ: غزوۂ تبوک کو غزوۃ الفاضحہ بھی کہتے ہے۔

الفُتُقُ: طائف کے نواح میں بنی نصر کی ایک بستی۔ طریق تبالہ میں ایک جگہ۔

فُتُوحُ البُلْدَانُ: دیکھئے بلاذری۔

فُجَارُ: قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان حرمت والے مہینوں میں جو لڑائی لڑی گئی تھی اس کو حرب فجار کہتے ہیں۔

الفَحْلَتَانِ: مدینے اور ذی المروہ کے درمیان ایک جگہ۔ اس میں اولادِ صحابہ کی ایک جماعت کے چشمے اور باغ ہیں۔ اس کا ذکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں آتا ہے جو حسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

فُرَاتُ: ایک نہر کا نام جو سدرۃ المنتہی کی جڑ سے نکلتی ہے۔

فُرَاتُ بن حَیَّان عَجَلِیُ: اس کا تعلق بنی سہل سے تھا۔ جمادی الآخر ۳ ہجری میں مشرکین مکہ نے اپنے تجارتی قافلے کو قدیم شامی راستہ چھوڑ کر عراق کے راستے راونہ کیا۔ راستے کی راہنمائی کے لئے اسی شخص فُراتُ بن حَیَّان عَجَلِیُ کو اجرت پر ساتھ لیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سو ساتھیوں کے ہمراہ اس قافلے کو نجد کے ایک چشمہ پر جا لیا۔ قافلے والے تمام مال چھوڑ کر بھاگ گئے، صرف یہی شخص یعنی فرات بن حیان عجلی گرفتار ہوا جو مدینے پہنچ کر مسلمان ہو گیا۔

فَرْدَۃُ: بادیہ میں ایک پہاڑ۔ قبیلہ طیء کا ایک پہاڑ۔ جرم کے پانی کی جگہوں میں سے ایک جگہ۔ وادی الرمہ کے شمال میں پانی کی ایک جگہ۔ وفد طیٔ کے قصہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الفَرَمَا: مصر کی طرف ایک مشہور شہر۔ مصر کے نواح میں ساحل بحر پر ایک شہر۔

فروہ بن عمرو الجُذَامِی کا وفد: فروہ نے ایک سفید خچر بطور ہدیہ اور اپنا قاصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا تاکہ وہ آپ ﷺ کو اس کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دے۔ فروہ قیصر کی طرف سے اپنے علاقے کا گورنر تھا اور مُعَان شہر میں اس کا قیام تھا جو ارض

شام میں تھا۔ جب قیصر کو اس کے اسلام کی خبر ملی تو اس نے اس کو بلوا کر قتل کروا دیا۔

فُکَیْہ (ابو): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جو صفوان بن امیہ کے غلام تھے اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

فَلْجَۃُ: بصرہ کے حاجیوں کی منزل جو الزجیج کے بعد آتی ہے اور یہاں کا پانی نمکین ہے۔

فَلَجَۃُ: شام میں ایک جگہ۔

فِلَسْطِیْنُ: شام کا ایک تعلقہ (ضلع)۔ اردن اور دیارِ مصر کے درمیان ایک مشہور علاقہ۔ بیت المقدس اس کا ایک اہم شہر ہے۔

فَیْفَاءُ: جمع فیافی۔ بغیر پانی کا جنگل۔ فراخ بیابان۔

﴿ق﴾

القَادِسِیَّۃُ: کوفے سے ۱۵ فرسخ (۴۵ میل) پر اور العذیب سے ۴ میل پر ایک محل یا ایک جگہ۔

قِبْلَہ: اس کے لفظی معنی سمتِ توجہ کے ہیں یعنی جس طرف رخ کیا جائے۔ یہ مُقَابَلَۃٌ سے مشتق ہے اور فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہے۔ قبلہ کو قبلہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

قُتَیْبَہْ: ابن قتیبہ ابو عبداللہ محمد بن مسلم۔ ولادت کوفہ ۲۱۳ ہجری، وفات بغداد، رجب ۲۷۶ ہجری، عمر ۶۳ سال۔ اپنے زمانے کے تمام علوم پر دسترس تھی۔ ابن قتیبہ کے نام کے دو افراد ہیں۔ ایک عبداللہ بن قتیبہ اور دوسرے ابراہیم بن قتیبہ اور دونوں کی کتاب بھی ''العارف'' ہے۔ دوسرا شخص یعنی ابراہیم بن قتیبہ شیعۂ مسلک کا تھا۔ ان کی کئی کتابیں مشہور ہیں، مثلاً عیون الاخبار، معانی الشعر، الشعر والشعراء اور المعارف۔

قَسْطَلانِیْ: احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی۔ ان کی کنیت ابو العاس ہے۔ ولادت قاہرہ، ۱۲ ذی قعدہ ۸۵۱ ہجری، وفات قاہرہ جمعہ ۷ محرم ۹۲۳ ہجری، عمر ۷۲۔ جلال الدین سیوطی ان کے ہم عصر تھے اور سخاوی شاگرد۔ ایسے خوش الحان قاری تھے کہ مقتدی رو رو کر بے حال ہو جاتے۔ ۲۲ مئی ۱۴۹۴ء میں اپنی مشہور زمانہ کتاب المواہب اللدنیہ فی المنح المحمدیہ مکمل کی۔ زرقانی

نے ۸ جلدوں میں اس کی شرح لکھی ہے۔ جو متداول و معروف ہے۔

قُرَّان: اس نام کے کئی شہر ہیں۔ ان میں سے ایک طائف کے قریب ہے۔ اور ایک مکے اور مدینے کے درمیان اُبلیٰ کے قریب ہے۔ یمامہ کے قریب بھی اسی نام کی ایک بستی ہے۔

قُرْحُ: وادی القریٰ میں زمانۂ جاہلیت کا ایک بازار۔

القَرْدَۃُ: نجد کے پانیوں میں سے ایک پانی کی جگہ۔

قُرطَاء: بنی بکر کی ایک شاخ کا نام جو مدینہ منورہ سے ۷ دن کی مسافت پر آباد تھے۔

قَرْ قَرَۃُ ثِبَارُ: مدینے کے راستے میں خیبر سے ۶ میل پر ایک جگہ۔

قَرْقَرَۃُ الکُدْر: معدن کے نواح میں الارحضِیَّۃُ کے قریب ایک جگہ۔ اس کے اور مدینے کے درمیان ۸ برد کی مسافت ہے۔ بُرَیْدَہ اور خیبر کے وسط میں جبل قطن کے جنوب میں ایک جگہ۔

قَرْقَرَی: یمامہ میں ایک مقام کا نام۔

قَرْنٌ: سینگ۔ یہود اس کو بجا کر لوگوں کو عبادت کے لئے جمع کرتے تھے۔

قَرْنُ بَقْلُ: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرْنُ بَاعِرْ: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرْنُ عِشَارُ: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرْیَۃُ النَّمْل: چیونٹی کا بل۔ چاہ زمزم کی کھدائی کے لئے عبدالمطلب کو خواب میں چاہ زمزم کے محل وقوع کے بارے میں جو علامتیں بتائی گئی تھیں ان میں سے یہ ایک علامت تھی۔

قریش: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔

قُزَحْ: مزدلفہ کے جنوب مشرق میں مسجد مشعر الحرام کے قریب ایک پہاڑ۔ زمانہ جاہلیت میں حج کے موقع پر یہاں آگ روشن کی جاتی تھی اور قریش کے لوگ اسی جگہ وقوف کرتے تھے۔ یہ لوگ عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے۔

قُشَیْر کا وفد: غزوۂ حنین کے بعد اور حجۃ الوداع سے پہلے چند افراد پر مشتمل بنی قشیر کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں ثور بن عزرۃ بن عبداللہ اور حیدۃ بن معاویہ بن قشیر بھی تھے۔ سب لوگ اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک قطعۂ زمین عنایت فرمایا۔ ان کے ساتھ ہی قبیلے کے قُرَّۃُ بن هُبَیْرہ بن سَلَمَہ بھی اسلام لائے اور آپ نے ان کو ایک چادر اُوڑھائی۔

قَصْر: بال کتروانا۔

قَصْویٰ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹی کا نام۔ اسی پر آپ ﷺ نے مدینے ہجرت فرمائی تھی۔ عمرۃ الحدیبیہ کے سفر میں بھی آپ اسی پر سوار تھے۔

القُصَیبَۃُ: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک وادی۔ ارض یمامہ میں تیم، عدی اور عُکل وغیرہ کا ایک شہر۔

القَصِیمُ: بطن فلج کے راستے پر ایک مشہور جگہ۔ وادی الرمہ کا زیریں حصہ جو القصیم پر ختم ہوتا ہے اور بنی عبس کا ریگستان ہے۔

قُطْرَبُلُ: بغداد اور عکبرا کے درمیان ایک بستی۔

قَطَن بن عبد العزّیٰ: مشرکین مکہ میں سے ایک شخص کا نام جو دجال سے مشابہ تھا۔

قَلْب: دل۔ لشکر کا درمیانی حصہ۔

قَمَرُ البَطْحَاء: عبد مناف بن قصی کا لقب۔

قَمُوص (قلعہ): خیبر کے قلعوں میں یہ سب سے مضبوط قلعہ تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یہیں فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ یہاں مالِ غنیمت کے علاوہ بہت سے قیدی ہاتھ آئے جن میں حُیَی بن اخطب کی بیٹی اور کنانہ بن ربیع کی بیوی صفیہ بھی تھی۔ کنانہ بن ربیع اس لڑائی میں مارا گیا تھا۔

قُمَیَّۃُ (ابن): غزوۂ احد میں اسی بدبخت کے پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کی دو کڑیاں ٹوٹ کر رخسار مبارک میں داخل ہوگئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابن قُمَیَّہ پر ایک پہاڑی بکرے کو مسلط کر دیا تھا جس نے اس کو سینگ مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

قَنَاۃُ: دیکھئے وادیٔ قناۃ۔

قَیس: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین میں رہتے تھے۔

قَیس بن ثعلبہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

قَیس بن عیلان: عدنانیوں کا ایک عظیم شعب۔

قَیِّم: شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی۔ ولادت دمشق ۶۹۱ ہجری، وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ ہجری، عمر ۶۰ سال۔ ان کے والد مدرسۃ الجوزیہ کے قیم (مہتمم) تھے

اسی وجہ سے ان کو ابن القیم الجوزیہ کہتے ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۴۵ تا ۵۲ ہے۔ ان میں سب سے مشہور زاد المعاد ہے جو سیرت طیبہ کا بیش بہا خزانہ ہے۔

﴿ك﴾

کامل: سُوَید بن صَامِتُ کا لقب جو ان کی قوم نے ان کی شرافت اور اعلیٰ نسبی کی وجہ سے دیا تھا۔

کَاھِنْ: وہ شخص جو آئندہ پیش آنے والے واقعات اور آسمانی خبروں کے بارے میں بتائے۔ عربوں کا عام اعتقاد یہ تھا کہ ہر کاہن کے ساتھ ایک جن رہتا ہے، جو اس کو غیب کی خبریں بتا تا رہتا ہے۔

کَبْکَبٌ: ایک سرخ پہاڑ کا نام جو عرفات کے پیچھے واقع ہے۔ اصمعی کہتے ہیں یہ بنی ہذیل کا پہاڑ ہے۔ ایک کبکب الصفراء کے نواح میں بھی ہے۔

کثیر (ابن): اسمٰعیل بن عمر عماد الدین ابوالفداء ابن کثیر الخطیب القرشی البصری الشافعی۔ ولادت دمشق ۷۰۱ ہجری، وفات ۲۶ شعبان ۷۷۴ ہجری، عمر ۷۳ سال۔ اسمٰعیل نام، ابوالفداء کنیت، عماد الدین لقب اور ابن کثیر عرف ہے۔ تفسیر، حدیث، سیرت اور تاریخ میں بلند پایہ کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی تفسیر ابن کثیر سب سے معروف ہے۔ تاریخ میں البدایہ والنہایہ ایک بیش بہا تصنیف ہے ان تالیف کے علاوہ ان کی مزید ۷ اکتب کا ذکر آتا ہے۔

الکَدِیدُ: مدینے اور فید کے درمیان ایک مقام۔ السعد سے النخیل تک ۲۵ میل اور النخیل سے الشقر تک ساڑھے اٹھارہ میل اور الکدید ان دونوں یعنی النخیل اور الشقر کے درمیان ہے اور النخیل سے زیادہ قریب ہے۔ السعد حجاز کا ایک پہاڑ ہے اور فید سے مدینے جانے والی شاہراہ پر الکدید اور السعد کے درمیان ۳۰ میل کا فاصلہ ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ عسفان اور امج کے درمیان ہے یہاں ایک جاری چشمہ اور کثیر تعداد میں کھجور کے باغات ہیں۔ یہ مکہ سے ۴۲ میل پر ہے۔ خلیص سے الکدید تک ۸ میل اور الکدید سے عسفان تک ۷ میل کی مسافت ہے اور خلیص سے عسفان تک ۱۵ میل پر ہے۔

مکے اور مدینے کے درمیان راستے کے بائیں جانب ایک طویل سیاہ پہاڑ۔

کُـــرَاعُ رَبَّۃ: دیار جذام میں ایک جگہ۔ ابن اسحٰق نے سریہ زید بن حارثہ میں جو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا، اس کا ذکر کیا ہے۔

کُرُز بن جَابِر الفِهْرِی: ربیع الاول ۲ ہجری میں یہ شخص مدینے کی چراہ گاہ پر شب خون مار کر لوگوں کے اونٹ اور بکریاں لے بھاگا تھا۔ یہ قریش کے رؤسا میں سے تھا۔ بعد میں مشرف با سلام ہوا۔

کُظَامَہ: ایک نہر کا نام جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں بنوائی تھی۔ اس نہر کے بہنے کی جگہ میں احد کے شہیدوں کی قبریں تھیں۔ حضرت معاویہ نے اعلان کیا کہ جو لوگ احد میں شہید ہوئے تھے ان کے وارث ان کو نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیں۔ چنانچہ لوگوں نے آکر دیکھا کہ سب شہداء تر و تازہ ہیں اور ان کے بال بڑھے ہوئے ہیں۔ اتفاقاً کھدائی کے درران ایک شہید کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو اس سے خون کا فوارہ جاری ہو گیا۔ اور کھدائی کے وقت ایک جگہ سے جو مٹی کھودی تو سب طرف مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

کَعْب بن زُهَیر: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا۔ فتح مکہ کے دن کعب بن زہیر اور ان کا بھائی بُجَیــر بن زہیر جان بچا کر مکے سے فرار ہو گئے تھے۔ پھر کعب بن زہیر نے آپ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور مدینے روانہ ہو گئے۔ مدینے پہنچ کر فجر کی نماز کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف با سلام ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنا وہ قصیدہ پڑھا جو بَانَتْ سُعَادُ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر مبارک جو اس وقت آپ کے بدن پر تھی ان کو عنایت فرمادی۔

کعب بن لُوَیْ: اس کی کنیت ابو هُصَیْص تھی۔ بڑے جاہ و جلال والے تھے۔ عرب میں ان کا سن پیدائش جاری ہو گیا تھا جو واقعۂ فیل تک تقریباً ۴ صدی جاری رہا۔

کعب اَحْبَار: بنی اسرائیل کے بڑے جلیل القدر عالم۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مشرف با سلام ہوئے۔ مسلّم اور ثقہ ہیں۔

کعب بن اشرف: یہ یہودی تھا۔ نہایت حسین و جمیل اور بڑا شاعر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہتا تھا اور مشرکین مکہ کو آپ ﷺ سے مقابلے کے لئے بھڑکاتا تھا۔ ۱۴ ربیع الاول ۳ ہجری کو محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کا کام تمام کیا۔

کعب الاصفر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ کا ایک فخذ۔

کِلَابؓ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا نام جس کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنایا تھا۔

کِلَاب کا وفد: یہ وفد ۹ ہجری میں آیا۔ اس میں ۱۳ آدمی تھے یہ لوگ پہلے ہی حضرت ضَحَّاکُ بن سفیان رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام لا چکے تھے۔

کَلْب کا وفد: پہلے اس قبیلے کے دو آدمی عمرو بن جَبَلَه بن وائل بن الجُلاَحُ الکَلْبی اور عاصم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا تو انہوں نے اسے قبول کرلیا۔ اور بعد میں دو آدمی اور مشرف باسلام ہوئے۔

کلب: قحطانیوں میں خثعم کا ایک بطن۔ یہ لوگ حجاز میں رہتے تھے۔

کلب وَبَرَة: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ دومۃ الجندل، تبوک اور اطرافِ شام میں رہتے تھے۔

کِنَانَهُ کا وفد: بنی کنانہ کی طرف سے واثلہ بن الاسقع اللیثی بطور وفد اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ تبوک کے لئے تیاری فرما رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے اپنا حسب نسب بتانے کے بعد عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے ان سے بیعت لی اور وہ واپس اپنے قبیلے میں چلے گئے۔ پھر جلد ہی واپس آکر غزوۂ تبوک میں شامل ہوگئے۔

کِنَانَهُ بن خزیمه: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔ یہ لوگ بیض، المطہر اور ودان میں رہتے تھے۔

کِنْدَهُ بن عُفَیْر: کندہ کا ایک عظیم قبیلہ یہ لوگ جبال یمن میں حضرموت سے متصل آباد تھے۔

کِنْدَهُ کا وفد: ۸۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد دس ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔

کَنِیْسَهُ: وہ عالیشان عبادت خانہ جو ابرہہ نے بیت اللہ کی رونق کم کرنے کے لئے تعمیر کرایا تھا۔

کُوَاکِبُ: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک معروف پہاڑ۔

کَهَانَتْ: آئندہ پیش آنے والے واقعات اور آسمانی خبروں کے بارے میں بتانے والا علم۔

کَهْفُ بنی حَرَام: مقام سلع کے جنوب مغرب میں ایک غار جہاں غزوۂ احزاب کے موقع پر آپ صلی اللہ

علیہ وسلم رات کو قیام فرمایا کرتے تھے۔

﴿ ل ﴾

اللّابَتَان: اس سے مدینے کے مشرقی اور مغربی حرّے مراد ہیں۔ یعنی حرۃ واقم اور حرۃ الوبرۃ۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ حرام (قابل احترام) ہے۔ مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے مکے کو محترم بنایا اور مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیان جو کچھ ہے میں اس کو محترم بناتا ہوں۔

لُبَانَۃُ بنت الحَارِث: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی جو خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے مسلمان ہوئیں۔

لَبِید: عدنانیوں میں سلیم کا ایک بطن۔ یہ لوگ مدینے کے قریب بُرقہ میں رہتے تھے۔

لَحفٌ: لحاف اوڑھنا۔ حجاز کی ایک وادی۔

لِحفٌ: بغداد کے نواح میں ایک مشہور جگہ۔ اس کو لحف اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جبال ہمذان کے دامن میں واقع ہے۔

لِحفُ الجَبَلُ: پہاڑ کا دامن۔

لَحیُ جَمَلُ: یہ چار مقامات ہیں، ۱۔ حرمین کے درمیان ایک مقام جو مدینے سے زیادہ قریب ہے۔ یہ سقیا سے ٦ یا ۷ میل پر جحفہ کی گھاٹی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا اور القاحہ سے پہلے ہے اور العرج کے بعد۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا کے بعد اور الابواء سے پہلے ہے، ۲۔ فید اور مدینے کے درمیان ایک جگہ، ۳۔ نجران اور تثلیث کے درمیان ایک مقام جو حضرموت سے مکہ جانے والے راستہ پر ہے، ۴۔ یمامہ میں ۲ پہاڑ جن کو لحیا جمل کہتے ہیں۔

لِحیَانُ: ہذیل کا ایک عشیرہ۔ یہ لوگ مکے کے مشرقی جانب رہتے تھے۔

لَخم بن عدی: قحطانیوں کے زید بن کہلان میں مالک بن عدی بن حارث بن مُرّ بن اُدَد کا ایک عظیم بطن۔

لِفتُ یا لَفتُ یا لَفِتُ یا لِفتُ: حرمین کے درمیان جبل قدید اور خلیص کے درمیان پہاڑی راستہ جو خلیص سے ۳ میل پر ہے۔ مکے اور مدینے کے درمیان وادی ہرشیٰ کے قریب ایک گھاٹی۔ السوارقیہ کے قریب بھی ایک لِفت ہے۔

لِوَاء: علم برداری۔

لهب (ابو): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چچا۔ اس کا نام عبدالعزیٰ اور کنیت ابوعتبہ تھی۔ سرخ و سفید ہونے کی وجہ سے اس کو ابولہب (شعلے والا) کہا جاتا تھا۔ یہ اور اس کی بیوی اسلام کے سخت دشمن تھے۔ اسی نے صفا پہاڑی پر آپ ﷺ کا وعظ سن کر آپ ﷺ کے لئے کہا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہلاکت ہو آپ کے لئے، کیا آپ ﷺ نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔ اسی پر سورۂ لہب نازل ہوئی۔ جس میں دونوں میاں بیوی کا ذکر ہے۔

اللِّیتُ: اسفل مکہ میں ایک جگہ۔

اللَّیثُ: حضرموت کا ایک قبیلہ۔ یہ لوگ وادیٔ رقیہ میں رہتے تھے۔

لِیَّةُ: طائف کے مشرق میں ۸ میل پر ایک وادی۔ اس کے بالائی حصہ میں بنوثقیف رہتے تھے۔ اور زیریں حصے میں ہوازن کے بنونصر۔ غزوۂ حنین سے واپسی میں طائف جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔ غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔

لَیلَةُ التَّعرِیس: وہ رات جس میں غزوہ خیبر سے واپسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی نماز قضا ہوئی تھی۔

م

ماجه (ابن): ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ ربعی قزوینی۔ ولادت قزوین ۲۰۹ ہجری، وفات پیر ۲۲ رمضان ۲۷۳ ہجری، عمر ۶۴ سال۔ ابوعبداللہ ان کی کنیت تھی اور ماجہ ان کی والدہ کے نام کا جز و تھا۔ انہوں نے تفسیر، حدیث اور تاریخ میں کمال پیدا کیا۔ کئی کتابیں لکھیں جن میں سے تفسیر

ابن ماجہ اور التاریخ ناپید ہیں لیکن سنن ابن ماجہ محفوظ ومقبول ہے اور صحاح ستہ کا حصہ ہے۔

مَازِنُ بن شَيْبَان: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے شیبان کا ایک بطن۔ یہ لوگ عُمان مین رہتے تھے۔

مَازِنُ بن فَزَارَهُ: عدنانیوں کا ایک بطن۔ یہ لوگ دیار مصر میں رہتے تھے۔

مـالک (امـام): مالک بن انس بن مالک بن عامر اصبحی۔ ولادت مدینہ منورہ ۹۳ ہجری، وفات مدینہ منورہ اتوار ۱۰ ربیع الاول ۱۷۹ ہجری، عمر ۸۶ سال۔ آپ کے دادا ابو عامر صحابی تھے اور بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک رہے۔ امام مالک نے ۱۷ برس کی عمر میں حدیث کا درس دینا شروع کیا، ایک لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں، ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے صرف ایک مرتبہ حج کے لئے مکے گئے۔ خلیفہ منصور کے اصرار پر مؤطا لکھی جو چالیس سال میں مکمل ہوئی۔ اس میں ۱۰۲۷ احادیث ہیں۔

مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن جو عُمان میں رہتے تھے۔

مالک بن امرئ القیس: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ کے قریب رہتے تھے۔

مالک بن عمرو: قحطانیوں کے شنوءۃ کا ایک بطن۔ یہ لوگ عُمان میں رہتے تھے۔

مالک بن کِنَانَه: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا نام۔

مالک بن نَضر: یہ عرب کے بادشاہ تھے، اسی لئے ان کا نام مالک مشہور ہوا۔ ان کی کنیت ابوالحرث تھی۔

مَاوِيَه بن كعب: کعب بن لُوَی، سَامَه بن لُوی اور عَوْف بن لُوی کی ماں کا نام۔

مُبَارِزَہ: دو افراد کا ایک دوسرے کو مقابلے کی دعوت دینا۔

مُبْرِق: اوس بن عمرو کا ایک بطن جو حیرہ میں رہتے تھے۔

مُثَنّٰی بن حارثه: قبیلہ بنی ذُهل بن شَيْبَانْ کا ایک ماہرِ حرب۔

مُـجَاحٌ یا مَجَاحٌ یا مِجَاجٌ: مکہ کے نواح میں ایک جگہ۔ حدیث ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ بلادی کہتے ہیں کہ اس علاقے میں ۴ مدلج ہیں، ۱. مُـدْلَـجـه لَـقْف، ۲. مُـدْلَجَه مَجَاج، ۳. مُدْلَجَه ثَقِيب، ۴. مُدْلَجه تِعْهِن، ان میں سے ۳ کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے۔

مُـجْتَـمِـعُ الاَسْيَـال: وہ مقام جہاں وادی بطحان، وادی العقیق، الزغابہ اور النقمی کا سیلابی پانی جمع ہوکر ایک ریلے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ غزوۂ احزاب میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مَجْدِى بن عمرو الجهنى: یہ شخص مسلمانوں اور قریش دونوں کا حلیف تھا۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سریہ سیف البحر پہنچا تھا اور کفار سے جنگ کے لئے صفیں قائم ہوگئی تھیں تو اسی شخص نے

معاملہ رفع دفع کرایا تھا۔

مُحَارِب: فِہر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

مُحَارِب: قبیلۂ غطفان کی ایک شاخ کا نام۔

مُحَارِب کا وفد: یہ وفد سَوَاء بن الحارث کی سربراہی میں حجۃ الوداع کے سال آیا۔ اس میں ۱۰ آدمی تھے جو اپنی قوم کی طرف سے وکیل بن کر آئے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور چند روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر واپس چلے گئے۔

مُحَارِب بن عمرو: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین کے قریب رہتے تھے۔

مُحْسِن: قحطانیوں میں زبید کا ایک بطن۔ یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

مَحْمُود: ابرہہ کے ہاتھیوں میں سے سب سے بڑے ہاتھی کا نام۔

مُحَیِّصَہ: یہ اپنے بھائی حُوَیِّصَہ سے چھوٹے تھے اور اس سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ کعب بن اشرف کے قتل کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس قسم کے گستاخ یہودیوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر ڈالو، تو محیصہ نے ابن سُبَیْنَہ یہودی کو قتل کر ڈالا جو بڑا تاجر تھا۔

مُخْرِئٌ: وادی الصفراء کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر جب آپ ﷺ اصفراء سے آگے بڑھے تو آپ نے دونوں پہاڑوں کے نام دریافت فرمائے۔ آپ کو بتایا گیا کہ ان میں سے ایک کا نام مُسْلِحٌ ہے اور دوسرے کا نام مُخْرِئٌ ہے آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان سے گزرنا پسند نہیں فرمایا بلکہ آپ اس (وادی الصفراء) کو بائیں طرف چھوڑ کر دائیں طرف وادئ ذفران کی طرف چلے۔

مَخْشِیَہ بنت شَیْبَانُ: عامر بن لُوی کی ماں کا نام۔

مُدَانُ یا مَدَانُ: دیارِ جذام میں ایک وادی۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں آتا ہے جو حسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

مُدْرِکَہ: الیاس کے لڑکے کا نام ہے۔ ان کا اصل نام عامر اور بعض کے نزدیک عمرو تھا۔

مُدْلَج (بنو): یہ قبیلہ مدینے سے ۹ منزل کے فاصلے پر ذوالعشیرہ کے مقام پر آباد تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الثانی ۲ ہجری میں ان سے امن کا معاہدہ کیا تھا۔

المَذَادُ: مدینے میں کوہ سلع کے قریب وہ مقام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کھودی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کوہ سلع اور خندق المدینہ کے درمیان ایک

وادی تھی۔ بنی حرام کا قلعہ جو مساجد الفتح کے مغرب میں تھا۔

مَذْحِجْ کے رَھَاوِیّین کا وفد: دیکھئے رہاوییّن کا وفد۔

مَذْحِجْ بن اُدَدْ: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ حیرہ میں رہتے تھے۔

مَذْھَبْ: عدنان کے لڑکے کا نام۔

مَرّ: مکہ سے چند میل پر مدینے کی طرف ایک وادی۔ یہاں چشموں اور کھجور کی کثرت ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ مَرّ اور مکے کے درمیان ۵ میل کا فاصلہ ہے۔ یہ قبائل اسلم و ہذیل اور غاضرۃ کا علاقہ ہے۔

مُرّ: بطن اضم میں ایک وادی۔

مُرَادْ: اندلس میں قرطبہ کے قریب ایک قلعہ۔

مُرَادْ کا وفد: یہ وفد اپنے سردار فَرْوَہْ بن مُسَیْک کی سربراہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ فروہ اس سے پہلے کندہ کے شاہی دربار سے وابستہ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو ۱۲ اوقیہ چاندی، ایک اعلیٰ درجہ کا اونٹ، ایک عمانی جوڑا، زبید اور مذحج کا والی مقرر فرمایا۔ اور خالد بن سعید بن العاص کو صدقات کے لئے اس کے ساتھ بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کی وفات تک اس کے ساتھ رہے۔

المِرَاضْ: طریق حجاز میں کوفے کے نواح میں ایک جگہ۔ الربذہ کے راستے پر الطرف کے نواح میں مدینے سے ۳۶ میل اور تغلمین سے ۲ میل پر ایک جگہ یا وادی۔

مُرْبِغْ: مکہ اور بصرہ کے درمیان مستطیل ریگستان۔ قبلہ کی سمت میں جبل ثور کے قریب ایک پہاڑ۔

مُرَّۃ: عرب کا بہت قدیم قبیلہ۔

مُرَّۃ بن کعب: کعب کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابو یَقْظَہ تھی۔

المَزْرَفَۃُ: بغداد سے اوپر دجلہ پر ایک بڑی بستی۔ اس کے اور بغداد کے درمیان ۳ فرسخ کا فاصلہ ہے۔ یہ قطربل کی ایک بستی ہے۔

مُسَافِعُ بن عبد مُنَافْ بن وَھَبْ: قریش کا مشہور شاعر تھا۔ غزوۂ احد سے پہلے اس نے بنی مالک بن کنانہ کے قبیلوں اور دیگر عرب قبائل میں جا کر اپنی شاعری سے خوب آتش انتقام بھڑکائی۔

مَسْجِد ذُبَاب: جبل سَلْع کے شمال میں وہ مقام جہاں غزوۂ احزاب کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور اپنا خیمہ نصب کرایا تھا۔

مَسْجِد رَایَہ: مکے میں وہ مقام جہاں فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مَسْجِد شَمس: وہ مقام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے محاصرے کے دوران ۶ روز نماز ادا فرمائی تھی۔ اب اس مقام پر مسجد شمس کے نام سے ایک مسجد بنی ہوئی ہے جو مسجد قبا کے مشرق میں چند فرلانگ کے فاصلے پر واقع ہے۔

مِسْطَحْ بن اُثَاثَہ: یہ سریۂ عبیدہ بن حارث کے علم بردار تھے جو شوال ۱ھ میں رابغ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

مُسْلِحْ: دیکھئے مُخْرِیٌ۔

مُسْلِمْ (امام): مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، ان کی کنیت ابوالحسین تھی۔ ولادت نیشاپور ۲۰۳ ہجری، وفات نصیر آباد، نیشاپور اتوار ۲۴ رجب ۲۶۱ ہجری عمر ۵۸ سال۔ ۱۸ سال کی عمر میں حدیث کی تعلیم دینی شروع کی عظیم محدثین میں شمار ہوتا تھا۔ ۱۵ سال کی محنت سے تین لاکھ حدیثوں میں سے بارہ ہزار سے کچھ زیادہ حدیثوں پر مشتمل صحیح مسلم تالیف کی۔ صحاح ستہ میں بخاری کے بعد صحیح مسلم کا درجہ ہے۔

مِسْوَرْ بن مَخْرَمَہْ: ایک مشہور صحابی۔

مُسَیْجِدْ: ذُوالحُلَیفَہْ سے ایک منزل پر ایک مقام۔ یہاں میٹھا پانی ہوتا ہے اور آب و ہوا مدینہ کی آب و ہوا سے مشابہت رکھتی ہے۔

مَشَارِفْ: یہ مُشْرَف کی جمع ہے۔ حوران کے قریب بہت سی بستیوں پر مشتمل علاقہ۔ انہی میں بصریٰ ہے جو شام میں دمشق کے قریب ہے۔ مشرفی تلواریں اسی کی طرف منسوب ہیں۔ مؤتہ کے قریب ایک بستی۔

المُشَقَّرْ: نجران اور بحرین کے درمیان ایک قلعہ۔ اسی کے مقابل بنی سدوس کا قلعہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے۔

المُشَلَّلْ: مکے اور مدینے کے درمیان وادیٔ عزور سے آگے ایک پہاڑ جہاں سے قدید کی طرف اترتے ہیں۔ یہ قدید سے ۳ میل پہلے آتا ہے۔

المُشَیْرِبْ: بطحاء ابن ازہر میں ایک چشمہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا تھا۔ ابن اسحاق نے اپنی مغازی میں اس کو المُشْتَرِبْ لکھا ہے۔ غزوۃ العشیرہ کے سفر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مُضَر: نزار کے لڑکے کی کنیت جو دین حنیف پر تھے۔ ان کا نام عمرو اور کنیت ابوالیاس تھی۔ یہ بہت دانا اور خوش آواز تھے۔ اونٹوں کی ہدی انہی کی ایجاد ہے۔

مُضَر بن نِزَار: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔

المَضِیقُ: ہر وادی کا وہ حصہ جہاں وہ ۲ پہاڑوں کے درمیان تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ ۳ جگہ ہے، ۱۔ مضیق وادی الفرع جو جبل آرۃ کے دامن میں ہے۔ یہ مکے اور مدینے کے درمیان واقع ہے اور مدینے سے زیادہ قریب ہے، ۲۔ مضیق وادی الشقرہ۔ اس کا ذکر غزوۂ ذات الرقاع میں آتا ہے، ۳۔ مضیق الصفراء سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں اس کا ذکر زیادہ آتا ہے۔

مُطْعِمُ طَیْرُ السَّمَاءُ: (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب کا لقب۔

مُطَّلِب: عبد مناف بن قُصَی کے لڑکے کا نام۔

مُعَانَه: معاد کی بیوی کا نام جو جَوْشَنْ کی لڑکی تھی۔

معاویه بن عُقَیْل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد کے چشموں پر رہتے تھے۔

مُعَتِّبْ: ابولہب کا ایک لڑکا جو فتح مکہ کے دن اسلام لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں خصوصی دعا فرمائی۔

مُعَدْ: عدنان کے لڑکے کا نام جو ملت ابراہیمی پر تھے۔ ان کی کنیت ابونِـزَار تھی۔ یہ بڑے بہادر اور جنگجو تھے۔

مُعَدْ بن عدنان: ایک عظیم بطن جس کے کثرت سے بطون اور شعوب ہوئے۔

المُعَرَّسُ: لغت میں تعریس کی جگہ کو معرس کہتے ہے اور تعریس کہتے ہیں مسافروں کے رات کے آخری حصے میں ہلکی نیند سونے اور آرام کی غرض سے ٹھہرنے کو۔ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مسجدیں ہیں۔ ایک بڑی مسجد جہاں سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ اسی کو مسجد الشجرہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آرام فرمایا کرتے تھے، پھر آگے سفر پر روانہ ہوتے تھے۔ دوسری مسجد المعرس ہے جو مسجد الشجرہ کے نواح میں ہے۔ یہاں آپ ﷺ مکے سے واپسی میں رات کو آرام فرمایا کرتے تھے۔

المُعَصَّبُ: مدینے میں قباء کے پاس ایک جگہ۔ بخاری کہتے ہیں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں مہاجرون الاولون ٹھہرے تھے۔

المُغِیْثَةُ: مکے کے راستے میں العذیب سے مکہ کی طرف مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ۔ اس کے اور

القرعاء کے درمیان ۳۲ میل مسافت اور اس کے اور القادسیۃ درمیان ۲۴ میل کی مسافت ہے۔ یہاں کے لوگ بارش کا پانی پیتے تھے۔ نیشاپور میں بھی اسی نام کی ایک بستی ہے۔

مَفْرُوْق بن عَمْرو: قبیلہ بنی ذُہل بن شَیْبَانْ کا ایک سردار۔

مُقَوِّمْ بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

مِکْرَزْ بن حَفْص: حدیبیہ کے موقع پر یہ شخص قریش سے اجازت لے کر مسلمانوں کی طرف آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ مکرز ہے اور یہ بدکار اور غدار آدمی ہے۔

المُکَیْمِنُ الجَمَّاءُ: مدینے کی وادی العقیق میں جماء سے متصل ایک پہاڑ۔ واقدی کے مطابق غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے آپ یہاں سے گزرے تھے۔

مَلْکَانْ: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا نام۔

مَلِکُ الجِبَالْ: پہاڑوں کا فرشتہ جس نے طائف سے واپسی پر قرن المنازل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ اگر آپ حکم دیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو جن کے درمیان اہل مکہ اور اہل طائف رہتے ہیں، ملا دوں جس سے یہ تمام لوگ کچل کر ہلاک ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا میں یہ نہیں چاہتا کہ یہ لوگ صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں بلکہ مجھے امید ہے کہ ان کی نسل سے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

مُلَوَّحْ: یہ بنو ہوازن کی ایک شاخ جو بنو عامر بن ملوح کہلاتے تھے اور مدینے سے ۵ میل پر ذات عرق سے پہلے سیئ میں آباد تھے۔

مُلَوَّحْ: عدنانیوں میں بنی عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کے بنی لیث بن یَعْمُر کا ایک بطن۔ صفر ۸ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ اللیثی کی سربراہی میں یہاں ایک سریہ بھیجا تھا جس میں مسلمان غالب رہے تھے۔

المُلَیْحْ: طائف میں ایک وادی۔ حنین سے طائف جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔

مُلَیْحْ: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

المَنَاقِبُ: ایک پہاڑ کا نام۔

مِنْبَر: وہ جگہ جہاں خطیب کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے بن چکا تھا۔ اس سلسلے میں ۹ ہجری، ۸ ہجری اور ۷ ہجری کے اقوال بھی ہیں۔ یہ اثل یا طرفاء کی لکڑی کے تختوں سے بنایا گیا

تھا اور تین قدمچوں پر مشتمل تھا۔

مُنذِرُ بن سَاوی: بحرین کے حاکم کا نام جو مسلمان ہو گیا تھا۔

مَنصُور بن عِکرَمہ: اسی بدبخت نے ظالمانہ مقاطعۂ بنی ہاشم کے معاہدے کا مضمون تحریر کیا تھا اور سب نے اس پر دستخط کر کے دستاویز کو خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ منصور بن عکرمہ کو تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا مل گئی کہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور ہاتھ ہمیشہ کے لئے لکھنے سے بے کار ہو گیا اور کفر ہی کی حالت میں مرا۔

المُنقی: خالص۔ یہ اسم مفعول ہے۔ کسی پہاڑ یا حرہ کے درمیان ہر اس راستے کو جس سے پتھر ہٹا دیئے گئے ہوں منقی کہتے ہیں۔ سیف البحر کے اس حصے میں ایک مقام جو مدینے کی طرف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مدینے اور احد کے درمیان ایک جگہ ہے۔

مُونِس: غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے لشکر کی روانگی کی خبر ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس اور مونس کو قریش کی خبر لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے آ کر اطلاع دی کہ قریش کا لشکر مدینے کے قریب پہنچ گیا ہے اور ان کے گھوڑوں نے مدینے کی چراہ گاہ (عریض) کا صفایہ کر دیا ہے۔

مَهرَۃُ کا وفد: مَهرِیّ بن الابیض کی سربراہی میں مہرہ کا وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو سب نے اس کو قبول کیا اور اسلام لے آئے۔

المِهرَاسُ: پتھر کا مستطیل پیالہ وغیرہ جس سے وضو کیا جائے۔ جبل احد میں پانی کی ایک جگہ۔ جبل احد میں جن چھوٹے بڑے گڑھوں میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے انہی گڑھوں کا نام مہراس ہے۔ یہ جگہ اس مقام کے قریب ہے جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔

مَیسَرہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حبشی غلام کا نام جو شام کے تجارتی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بصرہ گیا تھا۔ اس سفر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر گئے تھے۔ یہ سفر توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔

مَیسَرہ: لشکر کا بائیں طرف کا حصہ۔

المَیفَعَۃُ: اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ مدینے سے ۹۶ میل کی مسافت پر نجد میں بطن نخل سے کچھ آگے نقرہ کی طرف ایک وادی کا نام۔ شام میں ارض بلقاء میں ایک بستی۔ ساحل یمن پر ایک شہر۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ نجد کے نواح میں پانی کی ایک جگہ ہے۔ کتب سیرت و مغازی میں میفعۃ الیمن کا ذکر نہیں ملتا البتہ میفعۃ نجد اور میفعۃ البلقاء دونوں مذکور ہے۔

مِیلَین اَخضَرَین: صفا اور مروہ کے درمیان ایک خاص حصے میں سبز پتھر کے دو ستون بنے ہوئے ہیں۔ سعی کرنے والے ان ستونوں کے درمیانی حصے میں ذرا دوڑ کر چلتے ہیں۔ انہی سبز ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

مَیمَنَہ: لشکر کا دایاں حصہ۔

مَیمُون: انصار کی ایک عورت کے غلام کا نام جو بڑھئی تھا اور جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر بنانے والوں میں آتا ہے۔

مَیمُون بن یامین: یہ یہود کے رؤسا میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مشرف با سلام ہوئے۔

مِینَاءُ: مصر کے نواح میں ایک جگہ۔ مصر میں جبال ابو میناء۔

﴿ن﴾

نَافِعُ بن زید حِمیَرِیُ کا وفد: نافع بن زید حمیری، حمیر کے کچھ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم دین سمجھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے کچھ سوال کیے اور آپ ﷺ نے ان کے جوابات دیئے۔

نَاقُوس: سنکھ جو سینگ کے مانند ہوتا ہے۔ ہندو اور نصاریٰ اس کو اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں۔ ناقوس ایک بڑی لکڑی کو بھی کہتے ہیں جس پر چھوٹی لکڑی سے مار لگائی جائے تو آواز نکلتی ہے۔ نصاریٰ اس سے لوگوں کو عبادت کے لئے بلاتے تھے۔

النِّبَاج: بصرہ کے حاجیوں کی منزل۔ بصرہ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام اور کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے صحرا میں بصرہ سے مکے جاتے ہوئے نصف راستے پر ایک بستی۔

نَجرَانُ کے وفود: نجران کے عیسائیوں کے دو وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ پہلا وفد اس وقت آیا تھا جب آپ نے ان کو ایک نامۂ مبارک کے ذریعے دعوت اسلام دی تھی۔ آپ کا نامہ مبارک ملنے کے بعد اہل نجران نے باہمی مشورے سے شُرَحبِیل بن وَدَاعَہ ہمدانی، عبداللہ بن شرحبیل اَصبَحِی اور جبار بن فیض حارثی کو حالات معلوم

کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ یہ لوگ چند روز آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے اور آپ ﷺ سے ایک تحریری معاہدہ کر کے واپس چلے گئے۔ اس کے بعد ۶۰ آدمیوں پر مشتمل ایک اور وفد آیا جس میں ۳ شخص ایسے تھے جن کے ہاتھ میں اہل نجران کے سارے اختیار تھے۔ ان میں سے ایک کا نام عبدالمسیح اور لقب عاقب تھا۔ اہل نجران اپنا ہر کام اسی کے حکم اور مشورے سے کرتے تھے۔ دوسرا شخص اَیْھَم اور لقب سید تھا۔ تیسرا شخص اُسْقُف ابو حارثہ بن عَلْقَمَہْ تھا۔ ان لوگوں نے بھی واپس جانے سے پہلے آپ ﷺ سے ایک تحریر حاصل کی۔

النِخْبَارُ: یہ دو مقامات ہیں۔ واقدی نے اپنی کتاب میں دو جگہ ان کا ذکر کیا ہے کہ ایک حوراء میں ہے اور دوسرا ذی المروہ میں۔ دونوں ساحلِ بحر پر ہیں اور دونوں کے درمیان دو رات کی مسافت ہے۔ مدینے اور ذی المروہ کے درمیان ۸ برد یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہے۔

النُّخَیْلُ: مدینے سے ۵ میل پر ایک چشمہ کا نام۔

النُّخَیْلَۃُ: کوفہ کے قریب شام کی سمت میں ایک جگہ۔

(امام) نسائی: عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن دینار نسائی۔ ولادت نسا (خراسان) ۲۱۵ ہجری، وفات مکہ مکرمہ صفر ۳۰۳ ہجری، عمر ۸۸ سال۔ بے حد عبادت گزار تھے۔ صوم داؤدی کو اختیار کیا ہوا تھا یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سنن کے علاوہ ۱۵ کتب کے نام ملتے ہیں۔ صحاح ستہ میں ان کی سنن کا پانچواں مقام ہے جس میں ۵۷۶۱ احادیث درج ہیں۔ سنن کی تینوں کتابوں سے زیادہ جامع اور مفصل ہے۔

نَسْطَاس: صفوان بن امیہ کے ایک غلام کا نام۔ صفوان بن امیہ کا باپ، امیہ بن خلف بدر میں مارا گیا تھا۔ چنانچہ صفوان نے حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو خرید کر اپنے باپ کے بدلے میں اپنے غلام نسطاس کے ساتھ حرم سے باہر تنعیم میں بھیج دیا جہاں نسطاس نے ان کو شہید کر دیا۔

نَسْطُوْر: ایک عیسائی راہب کا نام جو بصرٰی میں رہتا تھا۔ ۲۵ سال کی عمر میں جب آپ ﷺ دوسری مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو آپ ﷺ بصرٰی میں ایک درخت کے نیچے ٹھہرے اس وقت نسطور راہب آپ ﷺ کی طرف آیا اور آپ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ عیسیٰ ابن مریم کے بعد سے اب تک یہاں کوئی

نبی نہیں اُترا۔ پھر اس نے حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ سے آپ ﷺ کی آنکھوں کی سرخی کے بارے میں پوچھا تو میسرہ نے کہا کہ یہ سرخی آپ ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوتی۔ یہ سن کر نسطور نے کہا کہ یہ وہی نبی ہے اور یہ آخری نبی ہے۔

نَصْر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ مکے کے اردگرد رہتے تھے۔

نَصْر بن ربیعه: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ دیارِ مصر میں رہتے تھے۔

نَصْر بن معاویه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہوازن کا ایک بطن۔ یہ لوگ طائف کے قریب رہتے تھے۔

نَصْرَانِیَتُ: عیسائیت۔ مکے کے جنوب میں یمن کا ایک علاقہ نجران تھا جو عیسائیت کا اصل گڑھ تھا۔

نَضْر: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا لقب۔ نضر کے معنی سرخ ہونے کے ہیں۔ یہ حسین و جمیل اور سرخ وسفید تھے اس لئے ان کا لقب نضر پڑ گیا۔ ان کا اصل نام قیس اور کنیت ابو یَخْلُد تھی۔

نَضْر بن کنانه: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک حی۔

نَضْلَه بن هاشم: ہاشم بن عبد مناف کے لڑکے کا نام۔

نَضِیْر: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

نَطَاة: خیبر ۸ قلعوں کا مجموعہ تھا اس کے دو حصے تھے۔ ایک حصے کو نطاۃ کہتے تھے۔ اس میں چار قلعے، نَاعِم، صَعْب، زبیر اور سَمْوَانْ تھے۔ ان میں سے قلعہ صعب بن معاذ کے لوگ بڑے خوش حال تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ تاجر تھے اور کچھ زراعت کرتے تھے اور بہت سے باغوں کے مالک تھے۔

نِطَاق: کمربند۔ اُس زمانہ میں عورتیں اپنی کمر میں ایک کپڑا باندھا کرتی تھیں جس کو نطاق کہتے تھے۔

النَّعَائِم: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن جو بحرین میں رہتے تھے۔

نُفَیْل بن عمرو: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

نَقْبُ: یمامہ میں بنی عدی بن حنیفہ کی ایک بستی۔

نَقْبُ بنی دِیْنَارُ: اس کو نقب المدینہ بھی کہتے ہیں۔ مدینے میں بیوت سقیا کے قریب ایک مقام تھا۔

نَقْبُ عَازِبُ: نقب اور بیت المقدس کے درمیان ایک جگہ۔

نَقبُ المُنَقّٰی: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔

نَقرہ: اُضاخ اور مَاوَان کے درمیان کوفے سے آنے والے حاجیوں کی ایک منزل۔

نَقعاءُ: مدینے کے پیچھے ایک جگہ۔ دیار مزینہ میں حمی النقیع کے پیچھے ایک جگہ جہاں رسول اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اور یہ العقیق کی وادیوں میں سے ہے۔ اس کا ذکر غزوۂ بنی مصطلق اور مریسیع میں آتا ہے۔

النُقمِی یا نَقمِی: مدینے میں جبل احد کے قریب ایک وادی۔ اس کے نشیبی حصے میں حضرت زبیر بن العوام کی زمین تھی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خندق کے روز غطفان کے لوگ اپنے حامی نجدیوں کے ساتھ احد کے ایک جانب نقمی پچھلے حصے میں اُترے۔

نَقِیبُ: سردار۔ عریف سے کم مرتبے کا رئیس۔ بیعت عقبہ ثانی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے انصار میں سے بارہ نقیب منتخب فرمائے۔ ان میں سے نو قبیلۂ خِزرَج اور تین قبیلہ اَوس سے تھے۔

النَّقِیعُ: مدینے کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کی چراہ گاہ۔ وادی عقیق کے سامنے کا حصہ جو لوگوں کے جمع ہونے اور شکار کرنے کی جگہ تھی۔

نَقِیعُ الخَضِمَاتُ: مدینے کے نواح میں ہزم النبیت میں ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنی بیاضہ کے پتھریلے (حرۃ) علاقے کے نشیبی حصے میں ایک جگہ تھی اس کا ذکر مدینے میں پہلے جمعہ کے قیام کے ذیل میں آتا ہے۔

نَمِرُ بن عثمان: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ میں زہران بن کعب کا ایک بطن۔ یہ لوگ السراۃ میں رہتے تھے۔

نَمِرَۃُ: عرفات میں مسجد نمرہ کے مغرب میں ایک مشہور چھوٹا پہاڑ۔ مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب، جہاں زمانہ جاہلیت میں قریش کے لوگ وقوف کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے وہاں قیام نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے ایک چٹان کے سائے میں نمرہ میں قیام فرمایا تھا۔ آج کل اسی جگہ مسجد نمرہ کے نام سے ایک نہایت خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔

نُمَیر بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

نَوفِل: عبد مناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

نَهاوَند یا نِهَاوَند: ہمدان کے قریب تین دن کی مسافت پر ایک بڑا شہر۔ کہا جاتا ہے کہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح ہوا۔

نِیْقُ العُقَابُ: مکے اور مدینے کے درمیان جحفہ کے قریب ایک جگہ۔

نِینَوىٰ: الموصل میں حضرت یونس علیہ السلام کی مشہور اور تاریخی بستی۔

﴿و﴾

وادیٔ ابراھیم: وہ وادی جس میں کعبہ ہے۔

وَاقِدِی: محمد بن عمر واقدی۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ولادت مدینہ منورہ ۱۳۰ ہجری، وفات بغداد، پیر ۱۱ ذی الحجہ ۲۰۷، عمر ۸۷ سال، اپنے دادا الواقدی الاسلمی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ ان کا ذاتی کتب خانہ بہت بڑا تھا۔ دو کاتب کتابوں کی نقل کرنے کے لئے مقرر تھے۔ کتب کا شمار ۲۵ سے زیادہ ہے۔ مکے اور مدینے کی تاریخ اور مسلمانوں کا ابتدائی عہد ان کے پسندیدہ موضوع ہیں۔ ان کی مشہور زمانہ تالیف کتاب التاریخ والمغازی والمبعث ہے۔

الوَتِیْرُ یا وَتِیْنُ: مکے کے نواح میں ایک پہاڑ یا خزاعہ کے پانی کی جگہ۔

وَجٌّ: طائف کی ایک وادی کا نام۔ اس کو وج الطائف بھی کہتے ہیں۔ اس میں بستیاں بھی ہیں اور زراعت بھی ہوتی ہے۔

وَحْشِیُ بن حَرْب: یہ جبیر کا غلام تھا اور حربہ اندازی میں کمال رکھتا تھا عتبہ کی بیٹی ہندہ نے وحشی کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا تھا۔ چنانچہ آزادی کے لالچ میں اس نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کردیا۔ وحشی نے غزوۂ طائف کے بعد اسلام قبول کیا اپنے اسی نیزے سے دور صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور رومیوں کے خلاف جنگ یرموک میں بھی شرکت کی۔

وَرَقَه بن نَوْفِل: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی۔ یہ بہت بوڑھے اور توریت اور انجیل کے

بڑے عالم تھے اور سریانی زبان سے عربی زبان میں انجیل کا ترجمہ کرتے تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی تھی۔

وطیح (قلعہ): خیبر کے ایک قلعہ کا نام جہاں طویل محاصرے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجنیق نصب کرنے کا ارادہ کیا تاکہ اس سے سنگ باری کر کے قلعہ کی دیواریں توڑ دی جائیں۔ جب یہودیوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو انہوں نے آپ ﷺ سے صلح کی درخواست کی اور شماخ نامی یہودی کو بات چیت کی لئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر صلح کر لی کہ سب لوگ خیبر کی سرزمین سے نکل جائیں، ہر قسم کا سامان، سونا، چاندی، کپڑے، زمین، گھوڑے اور اسلحہ وغیرہ سب چھوڑ جائیں۔

وَلِید بن مُغِیرَہ: قریش کے ایک سردار کا نام جس نے کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت قدیم عمارت کی چھت پر چڑھ کر یہ کہتے ہوئے اس کو منہدم کرنا شروع کیا تھا کہ میرا ارادہ نیک ہے کسی برائی کا نہیں۔ یہی شخص جدہ کی بندرگاہ سے کعبہ کی چھت کے لئے ایک تباہ شدہ جہاز کے تختے اور ایک رومی معمار بَاقُوم کو لے کر آیا تھا۔

﴿ھ﴾

ھاشم بن عبد مناف: ان کا اصل نام عمرو ہے اور لقب عمرو العلاء ہے قحط کے زمانے میں انہوں نے مکے میں عام لوگوں کی دعوت کی اور ان کو گوشت کے شوربے میں روٹیاں چور کر کھلائیں اس لئے ان کا لقب ہاشم ہوگیا۔ کیونکہ ہشم کے معنی چورا کرنے کے ہیں اور ہاشم اسی کا اسم فاعل ہے۔ ان کا دسترخوان بہت وسیع تھا۔

الھَجَرُ: یہ بحرین کے قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں علا بن الحضرمی کے ہاتھ پر ۸ یا دس ہجری میں فتح ہوا۔

الھَدَّارُ: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ جو مسیلمہ بن حبیب الکذاب کی جائے پیدائش تھی۔

هَدَی: طائف کے نواح میں ایک جگہ۔

هُذَیل: مُدرِکہ کے لڑکے کا نام۔

هُذَیل: حجاز کے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔ ان کی دو قسمیں تھیں۔ ایک هُذَیل الشمالی جو اطراف مکہ میں مشرق سے جنوب تک آباد تھے۔ دوسرے هُذَیل الجنوبی۔ یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔ اس لئے هُذَیل الیمن کہلاتے تھے۔

هَرشَی: بلادتہامہ میں جحفہ کے قریب ایک پہاڑ۔ طریق مدینہ میں الجحفہ کے قریب ایک گھاٹی یا وادی جہاں کوئی چیز نہیں اُگتی۔ طریق شام اور مدینے سے مکے جانے والا راستہ جہاں ملتے ہیں وہاں ایک وادی جس میں کوئی چیز نہیں اُگتی۔ یہ جگہ ہموار ہے اور اس کے نیچے کی جانب ۲ میل پر وَدّان ہے۔

الهَزم: پست زمین۔

هِشَام: ابومحمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری۔ ولادت بصری تاریخ نامعلوم، وفات فسطاط ۱۳ ربیع الثانی ۲۱۸ ہجری۔ ان کا سن وفات ۲۱۳ ہجری بھی بتایا جاتا ہے۔ ابن اسحاق نے سیرت طیبہ پر جو کچھ لکھا اسے ابن ہشام نے اپنی کتاب میں محفوظ کر لیا۔ اور اس میں مزید اضافے کئے۔ ابن اسحاق کے بعد سیرت ابن ہشام، سیرت نبوی پر قدیم ترین ماخذ ہے۔ علامہ سُہیلی نے روض الانف کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے۔ اس کی اور بھی بہت سی شروح لکھی گئی ہیں۔

هلال بن عامر کا وفد: اس قبیلے کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئی۔ انہی میں عبدعوف بن اَصرَم بن عمرو بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر عبداللہ رکھدیا۔

هَمَدَان: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن جو یمن میں رہتے تھے۔

هَمَذَان: ایران کا مشہور شہر۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فلوج بن سام بن نوح کے بیٹے ہمذان کے نام پر ہے۔ مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ پر ۲۴ ہجری میں فتح ہوا۔

هِند: عتبہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی کا

نام۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں اور مقامِ ابطح میں آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

ھِنـدِیـہ ام عُنَیس: یہ کنیز تھی۔ اسلام لانے کے جرم میں ان کو سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا۔

ھَوَازِنُ: حرب کے بنی سالم کی ایک فرع جو حجاز میں وادی الصفراء میں رہتے تھے۔

ھَـوَازِنُ مـنـصـور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد کے اس حصے میں رہتے تھے جو یمن سے ملا ہوا تھا۔

ھُود: حضر موت کا ایک قبیلہ۔

ھُـوذَہ بـن علی: یمامہ کے گورنر کا نام۔ یمامہ عرب کا ایک اہم خطہ ہے۔ مشرکین مکہ کی غذائی ضرورتوں کے لئے غلہ یہیں سے آتا تھا۔ زمانۂ نبوت میں یہ فارس کے زیر اقتدار تھا۔ حضرت سَلِیط بن عمرو نے ہوذہ کو آپ کا والا نامہ پہنچایا مگر اس نے آپ کی اتباع کے لئے حکومت میں شرکت کی شرط رکھی جو آپ ﷺ نے منظور نہیں فرمائی۔ بعد میں ہوذہ بھی ہلاک ہوا اور اس کا ملک بھی۔

ھَیفَا: مدینے سے ۷ میل پر احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس بئر المطلب سے ۱ میل پر واقع ایک کنواں۔ یہ کنواں مطلب بن عبداللہ المخزومی کی طرف منسوب ہے۔

﴿ی﴾

یَـاسِـرُ بـن اَخـطَبُ: حُیَیّ بن اخطب کا بھائی۔ یہودی علماء میں سے سب سے پہلے یاسر بن اخطب ہی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کا کلام سنا اور اپنی قوم سے کہا کہ بلا شبہ یہ وہی نبی ہیں جن کے ہم منتظر تھے لہٰذا ان پر ایمان لے آؤ۔ مگر اس کے بھائی حُیی بن

اخطب نے اس کی مخالفت کی۔ وہ قوم کا سردار تھا اس لئے قوم نے اس کی بات مان لی اور یاسر کا کہنا نہ مانا۔

یَقْظَه: مُرّۃ بن کعب کے لڑکے کا نام۔

یَلَمْلَم: مکہ سے دو مرحلوں پر ایک پہاڑ جو یمن کے حاجیوں کی میقات ہے۔

یَلْیَلُ: وادی الصفراء کے قریب ایک پہاڑ یا وادی یا بستی۔ بدر کے قریب العَقَنْقَلُ کے پیچھے ایک جگہ۔ یہاں ایک بڑا چشمہ ہے جو ریگستان کے درمیان سے نکلتا ہے مگر اس کا بیشتر پانی ریت ہی میں جذب ہو جاتا ہے۔ کاشت کار اس کو حاصل نہیں کر سکتے۔

یَمامَہ: یمن کا ایک مشہور شہر۔

یُمْنُ: تَیْمَاءُ اور فید کے درمیان غطفان کے پانی کی جگہ۔

یُوْشَعْ: ایک یہودی کا نام جو خیبر کے قلعہ صعب کے محاصرے میں حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے قلعے سے باہر نکلا اور حضرت حباب کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

یوم العَرُوبَه: جمعہ کا قدیم نام، اسلام سے پہلے جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔

نقیب اتحاد ملت اسلامیہ
ماہنامہ
مسیحائی
کراچی
مدیر اعلیٰ:
مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری
برائے رابطہ
بی ۱۹۷ بلاک اے نارتھ ناظم آباد کراچی،

ماہنامہ
المدینہ
کراچی
مینیجنگ ایڈیٹر:
منیر حسین
ایڈیٹر:
قاری حامد محمود قادری
برائے رابطہ
سی ۶۸۔ کمرشل اسٹریٹ ۱۳ فیز ۲ توسیع
ڈیفنس کراچی، فون: 5886071